



سرکاری رپورٹ

امتحار وال اجلاس

## بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۱۵ ستمبر ۱۹۹۹ء برطابق ۳ جمادی الاولی ۱۴۲۰ ھجری

نمبر شمار	مندرجات	صیغہ نمبر
۱	خلافت قرآن پاک و تربیت	۳
۲	وقہ سوالات۔ موخر شدہ سوالات کے جوابات رخصت کی درخواستیں	۴۰-۵
۳	زیر و آور	۶۱
۴	میر جان محمد جمالی تاکہدیو ان کا خطاب۔ زیر و آور کے جوابات	۷۰
۵	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی	۷۳
۱۔ بلوچستان چاول کی کاشتکاری پر پابندی (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر ۲۵ ستمبر		
۲۔ بلوچستان زرعی آفات (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر ۳۶ ستمبر		
۳۔ بلوچستان کوآ پر سیبورڈ کی (منسوخی) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر ۳۷ ستمبر		
۴۔ بلوچستان کاش کشڑوں کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر ۳۸ ستمبر		
۵۔ بلوچستان انجمن برائے امداد بائیگی و امداد بائیگی میکوں کے (قرضہ جات کی دصولی) کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر ۳۹۔ تمام مسودات قانون پیش کئے گئے اور مختلف کمیٹی کے پردازے کئے گئے۔		
۶۔ گورنر کا حکم۔ برخائی اجلاس۔		
۷۔ ایسیکر کا خطاب۔		

## بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اخوارواں اجلاس مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۹۹ء بہ طابق جمادی الثانی ۱۴۲۰ھ بریتی ہے کہ پہلی منٹ پر صبح زیر صدارت جناب اسٹیکر میر عبدالجبار خان بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کونسل میں منعقد ہوا۔

تلادت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالستین اخوندزادہ



الْمَهْ دِ لِكَ الْكَثُبَ لَرَبِّ فِيهِ هَدَىٰ لِلْمُتَعَفِّينَ الَّذِينَ يَوْمَئِنُونَ بِالْغَيْبِ  
وَلَيَقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمَا رَأَيْنَهُمْ يُنْفِقُونَ هَذَا اللَّذِينَ يَوْمَئِنُونَ بِمَا أَنْشَأَنَّ  
إِلَيْهِ وَمَا أَنْزَلَ مِنْ كُلِّ لَفْقٍ وَبِالْآخِرَةِ هُمُّ لَوْقِنُونَ هَذَا

ترجمہ - 'ال'الف' لام' یہ کتاب الہی ہے، اس کے کتاب الہی ہوئے میں کوئی کل  
نہیں ہدایت ہے خدا سے اڑے والوں کے لئے! ان لوگوں کے لئے جو فیب میں رجی ایمان  
لانے، نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم لئے ان کو بخواہے اس میں سے فریق کرتے ہیں۔ وہ  
علمنا الابلاع

جناب اپنیکر: وفقہ سوالات۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: سوال نمبر ۳۷۴ دریافت فرمائیں۔

X ۳۷۴ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: مورخہ ۱۲۸ اپریل ۹۹ء اور ۲۲ جون ۹۹ء کو موخر ہوا۔

کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) سال ۱۹۹۸ء سے تا حال صوبہ میں پولیس اور لیویز ایریا، میں مختلف نوعیت کے جرائم کی ڈویژن اور ضلع کی دار ماہنہ و سالانہ پولیس اور لیویز کے دائرہ اختیار کے حدود کی علیحدہ تفصیل کیا ہے؟

(ب) مذکورہ سالوں کے دوران پولیس و لیویز حدود کے مذکورہ جرائم میں نامزد گرفتار اور اشتہاری قرار دہندہ ملزمان نیزان جرائم میں ابتدائی تحقیق اور کامل چالان شدہ مقدمات اور عدالتی کارروائی کی موجودہ مرحلہ وار تفصیل دی جائے۔

وزیر داخلہ:

جواب صحیم ہے لہذا اسمبلی لاہور بری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اپنیکر: کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب اپنیکر: اگلا سوال سردار محمد اختر مینگل۔

X ۵۰۷ سردار محمد اختر مینگل :

کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

صوبہ میں قائم ایف، سی اور پولیس چیک پوسٹوں کی کل تعداد کتنی ہے اور یہ چیک پوسٹ کن کن تھیصل / اضلاع میں قائم کئے گئے ہیں۔ نیز کم جوانی ۱۹۹۸ء سے تا حال ان چیک پوسٹوں پر برآمد شدہ اسلامیت و دیگر سامان کی علیحدہ علیحدہ تفصیل دی جائے؟

وزیر داخلہ:

جواب صحیم ہے لہذا اسمبلی لاہور بری میں ملاحظہ فرمائیں۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** جناب میں ممبر ان صاحبان سے رجسٹریٹ کرتا ہوں کہ کوئی ضمی بھی کریں اس کی ہم نے آتا یہیں سوکا پیاس نکالی ہیں۔ ہمارے افسرانِ ثروب سے لے کر گوارنچ سب مصروف تھے اگر ضمی ن آجائے تو مرا کیا آئے گا۔

**جناب اپسیکر:** میں آپ کا ملکوں ہوں کہ آپ نے ایک آزیبل ممبر کے سوال کا صحیح جواب دیا ہے اور محنت کی ہمارا بھی مقصد ہے اور بھی روایت ہے ایسا ہونا چاہیے یہ خوشی کی بات ہے کہ آپ نے محنت سے کام کیا۔

**پرس موئی جان:** جناب ہم ان کے ملکوں ہیں کے انہوں نے کافی اس میں چالاکی و کھاتی ہے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ بلوچستان کے وزیر Efficient in order رہیں شکریہ۔ سوال نمبر چھو سواہی (۲۸۰)۔

**جناب اپسیکر:** مولا نا صاحب اس کا جواب نہیں آیا ہے۔

**سردار غلام مصطفیٰ ترین:** جناب والا جیسا کہ ابھی جعفر خان مندوخیل صاحب نے کہا کہ ہم لوگ اتنا خواری کر کے آپ کو جواب پہنچتے ہیں اور آپ سوال جیسیں کرتے ہیں ابھی مولا نا صاحب کو دیکھیں جواب ان کی نیبل پر پڑا ہوا ہے بولتا ہے، یہ جواب ہے۔ اب ہم اس پر کیا ضمی سوال کریں۔

**وڈیرہ عبدالحالق (وزیر صحت):** یہ بہت لمبا سوال ہے اور تقریباً سو صفحات پر ہے یہاب پہنچ گیا ہے جواب دے سکتے ہیں۔ اور لا بہریری میں ملاحظہ فرمائکتے ہیں۔

**جناب اپسیکر:** وڈیرہ صاحب جو اس سوال کا جواب ہے ہمارے پاس اس بھلی سیکریٹریٹ میں آنا چاہئے تھا کہ ہم آزیبل ممبر کو سرکاری کرتے یہاب آپ کے پاس آیا ہے۔ یہ تو موزوں نہیں ہے۔

**وڈیرہ عبدالحالق (وزیر صحت):** یہ کل آپ کے سیکریٹریٹ کو دیا ہے۔

**جناب اپسیکر:** ایجندے کی کاپیاں تو ہماری پرسوں سے گئی ہوئی ہیں۔ یہ تو موزوں نہیں ہے۔

**وڈیرہ عبدالحالق (وزیر صحت):** وزیر صحت یہ دیرے آئی ہیں۔

**جناب اپسیکر:** اس کا آپ نوٹ لیں میں اس سوال کو ذیفر کرتا ہوں۔

جناب اپیکر: سردار غلام مصطفیٰ ترین سوال نمبر ۲۸۰ دریافت فرمائیں۔

X ۲۸۰ سردار مصطفیٰ خان ترین: ۲۲ جون ۹۹ء کو موخر ہوا۔

کیا وزیر صحت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکم صحت میں ویکسینیٹر (Vaccinator) میڈیکل میکنیشن (Medical Technicion Dispensers) اور دپنسرز (Dispensers) کی تربینگ کا طریقہ کار کیا ہے۔ تفصیل دی جائے؟

(ب) سال ۱۹۹۷ء سے تا حال مذکورہ بالا شعبوں میں تربینگ کیلئے منتخب کردہ امیدواروں کے نام، ولدیت، تعلیمی کوائف، ضلع رہائش اور تربینگ کیلئے منتخب ہونے کی آرڈر کی تاریخ کی ضلع وار تفصیل دی جائے۔ نیز کیا مذکورہ بالا شعبوں میں امیدوار ان میراث کی بحیاد پر منتخب کئے گئے ہیں۔ اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے۔

وزیر صحت: جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب اپیکر: کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب اپیکر: ڈاکٹر تارا چند سوال نمبر ۲۹۰ دریافت فرمائیں۔

X ۲۹۰ ڈاکٹر تارا چند: ۲۲ جون ۹۹ء کو موخر ہوا۔

کیا وزیر صحت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال ۱۹۹۸ء کے دوران یا اس سے دو سال قبل یونیڈ فیملی ہیلتھ پروجیکٹ کے ذریعے کل کتنی گاڑیاں خریدی گئی ہیں؟ ان گاڑیوں کی خریداری کی کل مالیت، مالیت فی گاڑی بمعہ نمبر و ماؤل خرید نے کا طریقہ کار ٹینڈر کے نمونے، کم سے کم ریٹ، ٹینڈر رپاں ہونے والے ریٹ، بمعہ تاریخ اور کمپنیوں کی تعداد نیز ہر گاڑی پر بعد میں اٹھنے والے اخراجات کی تفصیل دی جائے؟

(ب) مذکورہ گاڑیاں کن آفیسران کے زیر استعمال ہیں۔ ان کے نام عہدہ گریڈ اور جائے تعیناتی کی تفصیل دی جائے؟

جواب صحنم ہے لہذا اسکلی لا بصری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اپیکر: کوئی صحنی سوال نہیں ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر تارا چند دریافت فرمائیں۔

X ۴۹۱ ڈاکٹر تارا چند: ۲۲ جون ۹۹ء کو منور ہوا۔

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال ۹۸-۹۷ء اور ۹۹-۹۸ء کے دوران یکنہ فیصلی ہیلتھ پروجیکٹ کے تحت ڈاکٹروں

اور پیرامیڈ یکل اساف کو جوائزینگ دی گئی ہیں۔ ان ٹریننگ آفیسر ان اہلکاران سے کس قسم کی خدمات لی جا رہی ہیں۔ نیز ٹریننگ پر خرچ ہونے والے اخراجات کی کامل تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر صحت:

سال ۹۸-۹۷ء اور ۹۹-۹۸ء کے دوران مکمل صحت میں تعینات ڈاکٹروں اور

پیرامیڈ یکل شاف کو سروہنر کے دوران مزید ٹریننگ دینے کا اہتمام یکنہ فیصلی ہیلتھ کے ذریعے کیا گیا اور یہ ٹریننگ تمام ڈویژن میں دی گئی ہے۔ ٹریننگ کے بعد تمام ڈاکٹروں اور پیرامیڈ یکل اساف

اپنی جائے تعیناتی ڈویژن ہیڈ کواٹر ہسپتال دیکھی مرکز صحت بنیادی مرکز صحت اور رسول ڈپنسریوں میں حاصل کردہ ٹریننگ کے مطابق خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس ٹریننگ کے عرصہ دو سال کے

دوران اکے لاکھ ۱۳۰ اڑاراپے کے اخراجات کئے ہیں۔

جناب اپیکر: کوئی صحنی سوال نہیں ہے۔

جناب اپیکر: ڈاکٹر تارا چند سوال نمبر ۸۹ء کے دریافت فرمائیں۔

X ۸۹ ڈاکٹر تارا چند:

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ کے مختلف سرکاری ہسپتالوں میں کل کتنے ڈاکٹرز ایڈ بیک بنیادوں پر تعینات ہیں۔

ان کے نام تاریخ تعیناتی عرصہ تعیناتی اور جائے رہائش کی تفصیل دی جائے؟

(ب) سول بیضاں کوئے میں کل کتنے ڈپنسرز (Dispensers) زیر تربیت ہیں اسکے نام قیسی  
قابلیت لوگ اڑو میں سائل اور ماہانہ اسکالر شپ کی تفصیل بھی دی جائے؟  
وزیر صحت:

جواب صحیم ہے لہذا اسکلری لا بھریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: کوئی خدمتی سوال نہیں۔ ڈاکٹر تارا چند سوال دریافت فرمائیں۔  
X ۹۰ ڈاکٹر تارا چند:

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبے میں کل کتنے ایم ایس (M.S) اور ڈی ایچ او ز (D.H.Os) کام کر رہے ہیں۔ ان  
کے نام گرید، جائے تعیناتی عرصہ موجودہ تعیناتی اور عرصہ کل ملازمت کی تضلع وار تفصیل دی جائے۔

(ب) کیا حکومت صحت کی بہتر سہولیات کی فراہمی کے لئے تھیسیں سٹھ پر کوئی اقدام اٹھانے کا ارادہ  
رکھتی ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو تضلع وار تفصیل دی جائے؟۔

وزیر صحت:

اس وقت صوبے میں کل ۲۱ میڈیکل پرنسپلٹ ڈوچل اور ضلعی سٹھ پر کام کر رہے ہیں۔  
ان کے نام گرید جائے تعیناتی اور کل عرصہ ملازمت کی تفصیل آخر پر مسلک ہے۔ اسوق ۲۶ ڈسٹرکٹ  
ہیلتھ آفیسر ۲۶ ضلعوں میں کام کر رہے ہیں۔ ان کے نام گرید اور جائے تعیناتی عرصہ موجودہ اور کل  
عرصہ ملازمت کی تفصیل آخر پر مسلک ہے۔

محکمہ صحت حکومت بلوچستان روائی سال ۲۰۰۰ء میں مالی پوزیشن کمزور ہونے کی  
 وجہ سے تھیسیں سٹھ پر کوئی ایسی اسکیم زیر غور نہیں رکھتی ہے۔

جناب اسپیکر: کوئی خدمتی سوال نہیں۔

جناب اسپیکر: میر محمد اسلام پچکی سوال نمبر ۲۳ کے دریافت فرمائیں۔

X ۱۳ میر محمد اسلام پچکی: ۲۲ جون ۹۹ء کو موخر ہوا۔

کیا وزیر صحبت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

صوبہ میں ڈسٹرکٹ ہیڈکوائز، روول ہیلتھ سینٹر (R.H.C) اور ہیک ہیلتھ یونٹ (B.H.U) کو کل تعداد کتی ہے۔ اور ان میں کتنے مرد اور خواتین ڈاکٹر زمینات ہیں ضلع وار تفصیل دی جائے۔

### وزیر صحبت:

صوبہ میں ڈسٹرکٹ ہیڈکوائز، روول ہیلتھ سینٹر اور ہیک ہیلتھ یونٹ اور ان میں مرد خواتین ڈاکٹر زمینات کی تعداد مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر نام ضلع ڈسٹرکٹ ہیڈکوائز روول ہیلتھ بناڈی مرکز سینڈیکل آفیسر لینڈی میڈیکل آفیسر  
شمار کوارٹر ہسپتال سینٹر RHC BHU محنت M.O

۱۰۹	۱۹۳	۲۷	۲	۵	۱۔	کوئٹہ
۲	۲۰	۲۶	۶	۱	۲۔	پشاور
۶	۱۳۱	۲۱	۳	۱	۳۔	نوئیں
۳	۲۵	۲۰	۳	۲	۴۔	قاعدہ عبدالله
۵	۲۰	۱۳	۳	۲	۵۔	بی
۱۰	۱۲	۲۲	۲	۱	۶۔	ڈیرہ گنڈی
۵	۱۰	۲۱	۵	۲	۷۔	کوہلو
۵	۱۰	۶	۲	۵	۸۔	زیارت
۲	۱۳	۱۷	۲	۱	۹۔	خضدار
۱	۱۵	۲۲	۱	۱	۱۰۔	خاران
۲	۱۲	۹	۲	۲	۱۱۔	قلات
۵	۵	۶	۲	۵	۱۲۔	آوارن

۱۳۔	اچھل					
۱۴۔	نصیر آباد	۱				
۱۵۔	جعفر آباد	۳				
۱۶۔	بولان					
۱۷۔	چھل گھنی	-				
۱۸۔	ژوب	۱				
۱۹۔	لور الائی	۲				
۲۰۔	موئی خیل	۵				
۲۱۔	پارکھان	۱				
۲۲۔	قلعہ سیف الدند	۲				
۲۳۔	تریت	۲				
۲۴۔	گوادر	۲				
۲۵۔	چنگور	۱				
	ٹوٹل					
۱۶۵		۳۹				
	۶۹۶	۳۲۹	۵۷			

جناب اسپیکر: کوئی ضمیحی سوال نہیں ہے۔ سوال نمبر ۱۲۳ میر محمد اسلم پھنی دریافت فرمائیں۔  
X ۱۲۳ میر محمد اسلم پھنی: ۲۲ جون ۹۹ کو موخر ہوا۔

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

صوبے میں موجود ایمبولنس (Ambulance) گاڑیوں کی کل تعداد کس قدر ہے اور یہ کتنے  
سینئروں کے زیر استعمال ہیں۔ نیز ناکارہ ایمبولنس گاڑیوں کے تعداد کی ضلع و تفصیل بھی دی جائے۔  
وزیر صحت:

جواب ضمیح ہے لہذا اسکلی لاہوری میں ملاحظہ فرمائیں۔

**جناب اپنیکر:** سوال نہ رسات سوچو دہ کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی خمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

**میر محمد اسلم گچکی:** جناب اس میں میر اخمنی سوال یہ ہے کہ جو صوبے میں چالیس پھانسیں ناکارہ ایسوںش دکھائی گئی ہیں کیا ان کے بنانے کے یا ان کو نیلام کرنے کا آپ کا پروگرام ہے؟

**جناب اپنیکر:** اس کے لئے تاکہ طریقہ کار ہوتا ہے۔

**وڈیرہ عبدالخالق (وزیر صحت):** یہ درست ہے کہ ہمارے پاس بہت سے پرانے ایسوںش ہیں سوال درست ہے کہ بہت سے پرانے ایسوںش ہیں جو کہ ناکارہ ہو چکے ہیں وہ بھی آپ کو پڑھے ہے کہ پہلے میں نے قلات ڈبڑن کے آکشن کے لئے بھیجا ہے کمشٹ کو کہ جو کچھ ناکارہ ہیں ان کو آکشن کیا جائے۔ اس میں سے کچھ ایسے ہیں جو بنانے کے قابل ہیں ان کے لئے ہمیں فنڈ رکا انتظار ہے جب فنڈ زمل جائیں گے تو ان کو بنانا کراضلاع کو دے دیا جائے گا۔

**میر محمد اسلم گچکی:** جناب ایک اور غمنی سوال یہ ہے کہ آواران ضلع جو ایک پسمندہ علاقہ ہے جہاں روڑ زبھی اچھے نہیں ہیں، پسمندہ علاقہ ہے دور دراز علاقوں میں پھیلا ہوا ہے وہاں ایک ایسوںش بھی نہیں ہے۔

**وڈیرہ عبدالخالق (وزیر صحت):** ہمارے پاس جو پچھلے سال ایسوںش آئے تھے پراجیکٹ کے تحریروں اکیس تھے۔ لیکن ہمارے چھیس اضلاع ہیں کیونکہ آواران ایک بیا ضلع تھا اس کے لئے میں نے ایک گاڑی دیا ہے ایک جیپ دیا ہے وہاں ایک ایسوںش پر انا ہے وہ خراب ہو چکا ہے میں ابھی گیا تھا آواران کے ڈی ایچ او کو کہا تھا آپ اس کو لے آکیں وہاں نہ کوئی اسپتال ہے اور نہ کوئی ڈسڑک ہیلڈ کو اڑ رہے صرف وہاں ڈی ایچ او کا دفتر ہے کوئی بڑا اسپتال نہیں ہے ڈی ایچ او کو تو میں نے ایک گاڑی دیا ہے اور جب وہ گاڑی لے آیگا اس کو بنادیں گے۔

**جناب اپنیکر:** جب ڈسڑک اسپتال کی بنی گا اس کو دے دیں گے۔

**میر محمد اسلم گچکی:** جناب سول اسپتال کی بات نہیں ہے میں دکھا سکتا ہوں وہاں ڈسپنسریز ہیں۔ ان

کو بھی آپ نے ایم بولنس دیا ہے۔

جناب اپسیکر: انہوں نے فرمایا کہ اکیس ایم بولنس ہے اور چھیس اضلاع ہیں وہ تو ہم نے دے دی ہیں اور کوئی نسخہ پسندیاں ہیں جن کو ایم بولنس دتے گئے ہیں۔

میر محمد اسلم کچی: کمی ایسے مقام ہیں سول ڈپنسری تک انہوں نے وہاں دتے ہیں۔

جناب اپسیکر: ضلع کے تو ہسپتال کا نجیک ہے آپ نے کہا کہ ڈپنسریز کو دیا گیا ہے وہ کوئی ہیں۔ آپ ان کا نام بتا دیں تاکہ ان کے متعلق پوچھ لاوں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ جو ناکارہ ہیں کنڈم ہیں جن کو آپ بنارہ ہیں ان میں جو نجیک ہو جائے ان کو آپ دے دیں۔

وڈیرہ عبدالحلاق (وزیر صحت): میں نے تو اس کے لئے کہدیا ہے آواران میں جو ایک ایم بولنس کھڑی ہے وہ نہ آنے پر بنا کر دے دیں گے اور اس کے ذی اچھ اکتوبر میں نے ایک گاڑی دے دیا ہے۔

جناب اپسیکر: آپ گاڑی دے دیں گے۔

وڈیرہ عبدالحلاق (وزیر صحت): انشاء اللہ دے دیں گے۔

سردار غلام مصطفیٰ ترین: جناب انہوں نے بتایا ہے کہ ان کو پچھلے سال اکیس ایم بولنس ملے ہیں آیا انہوں نے اکیس ایم بولنس وزارت کے حساب پر تقسیم کیا ہے یا لوگوں کو مشکلات اور ہسپتال کو دیکھ کر کیا ہے۔

جناب اپسیکر: نجیک ہے جی آپ نے کیا طریقہ رکھا ہے۔

وڈیرہ عبدالحلاق (وزیر صحت): جناب اضلاع دور تھے جیسے تربت، پنجور ہے ذیرہ بھٹی ہے، کوہلو ہے میں نے سب اضلاع کو دیا ہے باقی پیشین مستونگ اور آواران یہ تین ڈسٹرکٹ مل کر چھیس اضلاع ہیں لیکن ایم بولنس اکیس تھے کچھ اضلاع جو میں دیکھا کہ اضلاع نزدیک ہیں پیشین نزدیک ہے ان کے لئے ایم بولنس پہلے سے ہے لیکن وہ فوراً بانی فوراً ایم بولنس تھے جو اضلاع دور تھے جیسے جمل مگسی ہے ایسے جگہوں پر دیا ہے لیکن ابھی بھی پیشین مستونگ آواران کو اس لئے نہیں دیا ہے کہ یہ

روڈ کے اوپر ہے اور نزدیک ہے یہاں مشکلات کم ہے باقی دور دور لوگوں کی مشکلات کی وجہ سے دیا ہے۔

**سردار غلام مصطفیٰ ترین:** آپ کا جواب صحیح ہے کہ پیشین کو آپ نے اس لئے نہیں دیا ہے کہ یہ کوئی سے نزدیک ہے آیا پیشین کے علاوہ کاریزات بر شور آریات کیا یہ علاقے کوئی سے دور ہیں یا نزدیک ہیں میں خالی پیشین کی بات نہیں کرتا ہوں۔

**وڈیرہ عبدالحالق (وزیر صحت):** پیشین میں تو پہلے سے ایک ایمبولنس ہے ایسے نہیں کہ نہیں ہے دو ایمبولنس کھڑے ہیں اور کام کر رہے ہیں ذی اتھ اور کے پاس گاڑی ہے وہ کام کر رہی ہے ایسے نہیں ہے کہ پیشین میں گاڑی نہیں ہے۔

**سردار غلام مصطفیٰ ترین:** دیسے تمام اضلاع میں ایمبولنس ہیں لوار الائی میں بھی موجود ہے۔ زیارت میں موجود ہے دسرے جگہ پر بھی موجود تھا۔

**وڈیرہ عبدالحالق (وزیر صحت):** یہ دیکھنا ہوتا ہے جو علاقے نزدیک ہیں وہاں پر اندازی بولنس بھی کام دے سکتا ہے ابھی کوہلو سے بارکھان ہے جملہ بھی ہے وہاں یہ ایمبولنس تو کام نہیں کر سکتے ہیں اس لئے میں نے سوچ سمجھ کر دیا ہے جہاں فور بائی فور کی ضرورت ہے جہاں دیہات ہیں گاڑیاں نہیں ہیں وہاں دی ہیں۔

**جناب اپسیکر:** شکر یہ نہیک ہے۔

**جناب اپسیکر:** سوال نمبر ۳۲۷ دریافت فرمائیں۔

X ۳۲۷ سردار استرام سنگھ: کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ کیم جنوری ۱۹۹۸ء تا ۱۹۹۹ء کے دوران صوبائی وزراء اور ایم پی اے حضرات کے میڈیکل علاج کی مدد میں کل کتنی رقم خرچ کی گئی ہے تفصیل دی جائے؟

**وزیر صحت:**

محکمہ صحت حکومت بلوچستان نے کیم جنوری ۱۹۹۸ء تا ۱۹۹۹ء تک صوبائی وزراء اور ایم

پی اے حضرات پر علاج کی مد میں جن اخراجات کی منظوری ہوئی ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہیں؟

نمبر شمار	نام	تاریخ	رقم
۱۔	تاراچند	۱۸-۳-۹۸	۷۰۵۰۹
	تاراچند	۲۵-۵-۹۸	۷۲۲۰۸
	تاراچند	۲۰-۲-۹۹	۷۱۷۲۰/۹۷
۲۔	سردار استرام سنگھ	۱۹-۳-۹۸	۹۸۲۵/۹۸ بی
	سردار استرام سنگھ	۱-۱۰-۹۸	۲۲،۰۹۹/۷۲
	سردار استرام سنگھ	۳۱-۵-۹۹	۱۱،۱۹۳/-
۳۔	اسد اللہ بلوج	۲۲-۳-۹۸	۶۷،۳۳۰ سی
۴۔	مولانا امیر زمان	۱۶-۲-۹۸	۲۲،۸۲۲
۵۔	مولانا عبدالواسع	۲۳-۲-۹۸	۲،۱۳۳ ای
	مولانا عبدالواسع	۲۸-۱-۹۹	۵۱۱۹/۳۰ ای
۶۔	بہرام خان اچھزئی	۲۸-۱-۹۹	۷۹۸۳/۲۵ ایف
۷۔	بہرام خان اچھزئی	۲۳-۲-۹۸	۲۹،۳۰۷/۲۵
۸۔	محمد اسلم بلیدی	۸-۹-۹۸	۵۹،۷۶۹/۲۹ جی
۹۔	میر عبدالجبار	۲۳-۲-۹۹	۱۳۵،۱۲۲/۱۹ اچ
۱۰۔	سرور خان کاکڑ	۱۲-۳-۹۹	۳۷۵،۷۳۸/- بے

جناب اپنیکر: کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب اپنیکر: سوال نمبر ۷۲۳ سے سردار استرام سنگھ دریافت فرمائیں

X ۳۳ سے سردار استرام سنگھ:

کیا وزیر صحت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

جنوری ۱۹۹۹ء سے ۳۱ مریض کے دوران گرید ۱ تا گرید ۱۲ کے کتنے ملازمین اور ڈاکٹروں کا

ٹرانسفر کیا گیا۔ تفصیل دی جائے؟۔

وزیر صحت:

اس ضمن میں تحریر ہے کہ جنوری ۱۹۹۹ء سے ۳۱ مریض کے دوران گرید ۱ سے گرید ۱۶ تک کے ملازمین اور ڈاکٹروں کے ٹرانسفر کی تفصیل ختم ہے لہذا اسکی لاپرواپی میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اپیکر: کوئی ضمی سوال نہیں۔

جناب اپیکر: سردار استرام سنگھ سوال نمبر ۳۲ لے دریافت فرمائیں۔

X ۳۲ لے سردار استرام سنگھ:

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

بھرتی پر پابندی اٹھنے کے بعد ملکہ صحت گرید ۱۶ اور گرید ۱۷ کے کتنے ڈاکٹر بھرتی کے گئے ہیں اور یہ ڈاکٹر کہاں کہاں تھیں کے ہیں تفصیل دی جائے۔

وزیر صحت:

اس ضمن میں تحریر ہے کہ بھرتی پر پابندی اٹھنے کے بعد گرید ۱۶ اور گرید ۱۷ میں ڈاکٹروں کی بھرتی نہیں کی گئی۔

جناب اپیکر: کوئی ضمی سوال نہیں ہے۔

جناب اپیکر: سردار محمد اختر مینگل سوال نمبر ۲۶ لے دریافت فرمائیں۔

X ۲۶ لے سردار محمد اختر مینگل:

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال ۹۶-۹۵ء کے دوران صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان نے اپنے دورہ بسی کے موقع پر ہلپر آئی ہسپتال کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے مذکورہ ہسپتال کی تعمیر کا اعلان کیا تھا۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ہسپتال کی تعمیر کے سلسلے میں اب تک کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ تفصیل دی جائے؟۔

وزیر صحت:

یہ درست ہے کہ سال ۱۹۹۵-۹۶ء میں انٹرنیشنل ایسوی ایشن آف لائز کلب سی میں ایک آئی ہسپتال قائم کرنا چاہتا تھا اس وقت کے صدر اسلامی جمہور یہ پاکستان نے اپنے دورہ بی کے موقع پر لائز آئی ہسپتال کی تعمیر کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔

(ب) مذکورہ ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد زمین کا تازعہ شروع ہو گیا اور علاقے کے لوگوں نے مذکورہ زمین پر بقشہ کر لیا اور اب تک ضلعی انتظامیہ نے مذکورہ زمین انٹرنیشنل ایسوی ایشن آف لائز کلب کو فراہم نہیں کی ہے۔ جلکی وجہ سے مذکورہ ایسوی ایشن تعمیر کا کام شروع نہیں کر سکا ہے۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر ۲۶ کے پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔  
سردار محمد اختر مینگل: جناب وزیر موصوف یہ بتانا پسند کریں گے کہ جو زمین کا تازعہ ہے کیا صوبائی حکومت نے کوئی احکامات یا اقدامات کے ہیں کہ زمین کا مسئلہ حل کیا جائے کیا کوئی ایسی زمین بی کے علاقے میں نہیں کرایے ادارے، ہسپتال کے لئے دی جائے۔

وڈیرہ عبدالخالق (وزیر صحت): حکومت اس کے لئے اقدامات کر رہی ہے کہ جس کے لئے ایسوی ایشن کو پیسہ دیا تھا اس زمین پر تازعہ ہو گیا اب دوسرے زمین کے لئے میں نے چیف منٹر سے بات کیا ہے اور انتظامیہ سے بات کی ہے وہ کہتے ہیں ہم اس کے لئے زمین دوسری جگہ پر دے دیں گے۔

جناب اسپیکر: جگہ ہے مجھے علم ہے اس کے لئے وہ دے دیں گے اس کے لئے بات ہوئی تھی آپ کی بات کا میں جواب دے رہا ہوں۔

جناب اسپیکر: سردار ستر اسٹریٹم سنگھ دی سوال دریافت فرمائیں۔

X ۸۰۳ سردار ستر اسٹریٹم سنگھ دی:

کیا وزیر صحت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گذشتہ کئی سالوں سے ڈاکٹروں کی گرینڈ ۱۹۱ کی کل خانی اسمیوں پر ترقی کے لئے گرینڈ ۱۸ کے ۱۶ ڈاکٹروں کے نام ترقی کے لئے تجویز کر کے کیس مکمل طازمت ہائے وامور انتظامیہ کو بھجوائی گئی ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو ترقیوں کا یہ عمل اب تک قابل کاشکار کیوں ہے؟ نیز گرینڈ ۱۸ میں تعینات ۵۶ سینکڑا ڈاکٹروں کو باقاعدہ (Regular) بنیاد پر گرینڈ ۱۸، نو دینے کی وجہات کیا ہیں تفصیل دی جائے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سوائے صوبے بلوچستان کے ملک کے دیگر تین صوبوں میں گذشتہ کئی سالوں سے چار درجاتی نظام (Furtisystem) رائج ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جزل کینڈر کے اسمیوں پر جو نیز اپشنل ڈاکٹرز کو تعینات کر کے گرینڈ ۱۸، اور گرینڈ ۱۹ کے سینکڑا ڈاکٹروں کی حق تلقی کی جنی ہے؟

(د) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو جزل کینڈر کے اسمیوں پر سینکڑا ڈاکٹرز کو تعینات نہ کرنے نیز صوبہ میں شارور جاتی نظام (Furtisystem) کا مسئلہ سردارخانہ میں پڑا رہنے کی کیا وجہات ہیں؟ کیا حکومت اس سلسلہ میں کوئی اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہات بتلائی جائے۔

وزیر صحت:

(الف) یہ درست ہے کہ کافی عرصہ سے (۱۶) ڈاکٹروں کا گرینڈ (۱۸) سے (۱۹) گرینڈ میں ترقی کے لئے کیس مکمل S&GAD کو بھجوایا جاتا رہا ہے۔ حال ہی میں S&GAD نے کیس صوبائی سلیکشن بورڈ کے اجلاس منعقدہ ۹۹-۵-۳۱ میں پیش کیا بورڈ نے ہدایت کی ہے کہ چونکہ یہ ڈاکٹرز باقاعدہ گرینڈ (۱۸) کے لئے تیار کر کے بھجوایا جائے۔ جس کے لئے کارروائی کی جاری ہے چونکہ گرینڈ (۱۹) میں کچھ اسمیاں موجود ہیں۔ لہذا ان ڈاکٹروں کا کیس گرینڈ (۱۹) کے لئے بھجوایا گیا تھا۔

(ب) درست ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ چند اپیشلٹ ڈاکٹر ز جزل کیڈر کی پوسٹوں پر تعینات ہیں یہ تعینات سیاسی اثر و رسوخ کے باعث عمل میں لائی گئی ہیں تمام تعیناتی ڈاکٹروں کی الہیت کے مطابق کی جاتی ہے۔

(د) ملکہ صحت میں ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ تمام سینئر ڈاکٹروں کو ان کے جائز مقام پر تعینات کیا جائے تاہم ڈاکٹروں کی تعیناتی کرتے وقت ان کی الہیت کو خاص طور پر محفوظ رکھا جاتا ہے۔ جہاں تک چار درجاتی نظام کے نفاذ کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں کاروائی جاری ہے۔ اور کوشش ہے کہ غفرنیب اسے نافذ کر دیا جائے گا۔ اس سلسلے میں ملکہ فنا فیض سے اور ملکہ ملازمتہاء سے خط و کتابت جاری ہے۔  
جناب اپیکر: سوال نمبر ۸۰۳ کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمیحی سوال بے تو دریافت فرمائیں۔  
سردار محمد اختر مینگل: جناب اس میں ایک ضمیحی سوال ہے جزو (ج) میں اگر دیکھا جائے کہ چند اپیشلٹ ڈاکٹر ز جزل کیڈر کی پوسٹوں پر تعینات ہیں یہ تعیناتی سیاسی اثر و رسوخ کے بعد عمل میں لائی گئی ہیں۔

وڈیرہ عبدالحالق (وزیر صحت): اس کے بارے میں تو آپ کو اچھی طرح علم ہے کچھ ڈاکٹر جن کے آپ نے براد راست آڈر کئے ہوئے تھے تو مجبوری تھی آپ چیف منسٹر تھے تو آپ نے حکومت چھوڑ دیا تو میں نے آپ کی وجہ سے ان کو اب تک نہیں ہٹایا ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب ہمارے وقت میں تو سیاسی سفارش چلتی تھی ہم نے سوچا اب نہیں چلتی ہے۔

وڈیرہ عبدالحالق (وزیر صحت): نہیں وہ آپ کے لگائے ہوئے ڈاکٹر ز ہیں ابھی میں آپ کو حساب دے دوں گا میں نے ابھی کسی کو نہیں ہٹایا ہے۔

جناب اپیکر: تھیک ہے جی۔

سردار محمد اختر مینگل: میری سفارش پر تو آپ ایک ایم بولنس بھی نہیں دیتے ہیں۔

جناب اپیکر: میر محمد اسلم گھنی سوال نمبر ۰۲ کے دریافت فرمائیں۔

X ۲۰۲ میر محمد اسلام گچی: ۲۳ جون ۹۹ء کو موئخر ہوا۔

کیا وزیر جنگلات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) صوبہ میں فارست گارڈ اور گیم واچر کی کل آسامیوں کی تعداد اور ان پر سالانہ خرچ کی ضلع وار تفصیل دی جائے؟

(ب) نیشنل پارک سینکڑی کی کل تعداد کتنی ہے۔ نیز کیا حکومت ان کو ترقی دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے اس سلسلہ میں اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں۔ تفصیل دی جائے؟

### وزیر جنگلات:

صوبہ میں فارست گارڈ اور گیم واچر کی تعداد کی تفصیلی فہرست آخر پر مسلک ہے۔

جناب اپسیکر: سوال نمبر ۲۰۲ کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

میر محمد اسلام گچی: جناب اس میں یہ ہے گیم واچر کی تعداد اور میں نے اس کے سالانہ اخراجات مانگا تھا۔ ضلع وار بیان نہیں ہے۔

جناب اپسیکر: لست آخر میں ہے دیکھ لیں یا لا سبری ی میں ملاحظہ فرمائیں۔

میر محمد اسلام گچی: جلدی نہ کریں موقع دیں۔

جناب اپسیکر: سردار سترام سنگھ سوال نمبر ۳۶۷ دریافت فرمائیں۔

### X ۳۶۷ سردار سترام سنگھ:

کیا وزیر جنگلات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ

بھرتی پر پابندی اٹھنے کے بعد سے مئی ۹۹ء تک گرید اسے ۱۶ تک ملکہ متعلقہ میں کتنی بھرتیاں کہاں کہاں ہوئیں ہیں۔ تفصیل دی جائے؟

### وزیر جنگلات:

محکمہ جنگلات میں پابندی اٹھنے کے بعد جو بھتی بھرتیاں ہوئی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱-	نمبر شمار ۲۶-۱۲-۹۸	نام بمحض ولدیت بجٹ انڈولڈ	نام عہدہ ڈرائیور (۴-B)	صلح رہائش لوکل پیش	جاءٰ تھیانی زیارت	تاریخ تھیانی مراد خان
۲-	۲۶-۱۲-۹۸	نظام الدین ولد ایضاً	لوکل زیارت ایضاً	لوکل زیارت ایضاً	نظام الدین ولد ایضاً	گلاب خان
۳-	۲۶-۱۲-۹۸	عطاء اللہ ولد ایضاً	ایضاً	صلح رہائش چائے تھیانی	نام عہدہ تاریخ تھیانی	نمبر شمار نام بمحض ولدیت
۴-	۲۶-۱۲-۹۸	عبداللہ ولد ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	حاجی محمد محمد یاسین
۵-	۲۶-۱۲-۹۸	محمد یعقوب ولد حاجی خان گل	فارست گارڈ (۲-بی)	لوکل اور الائی	زیارت	سید وزیر محمد محمد اکرم ولد
۶-	۲۳-۱۲-۹۸	کونک ایضاً	ایضاً	ڈپنی رہنگر بی	لوکل بی	سید وزیر محمد محمد اکرم ولد
۷-	۱۲-۵-۹۹	سردار خان توہبت علی ولد	وائلڈ لائف دشمن و ائمہ لائف	خاران لوکل خاران	خاران لوکل خاران	سردار خان وائلڈ لائف (۵-بی)
۸-	۱۲-۵-۹۹	خاام رسول بیشراحمد ولد	خدا میر استشٹ (۱۱-بی)	خدا میر لوکل خضدار	خاران لوکل خضدار	توہبت علی ولد دشمن و ائمہ لائف (۱۱-بی)
۹-	۱۲-۵-۹۹	شاہ محمد عبدالعزیز ولد	خدا میر ڈرائیور (۱۱-بی)	خضدار لوکل خضدار	خدا میر لوکل خضدار	شاہ محمد عطا محمد
۱۰-	۲۰-۵-۹۸	عطا محمد عبدالعزیز ولد	خدا میر ڈرائیور (۱۱-بی)	گواور لوکل مقامات	خدا میر لوکل مقامات	عطا محمد عبدالعزیز ولد

### غلام مرغی

**جناب اسپیکر:** سوال نمبر ۳۶ کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمیری سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

**میر علی محمد نو تیزی:** جناب وزیر موصوف یہ ہمیں بتائیں گے کہ یہ پوشین صرف ضلع زیارت کے لئے آئی تھیں یا کسی اور ضلع کو بھی دی جائیں گی۔ چبیس ضلع ہیں۔

**جناب اسپیکر:** فرماتے ہیں کہ کیا یہ پوشین ضلع زیارت کے لئے ہیں یا اور اضلاع کے لئے ہیں۔

**بسم اللہ خان کا کڑ (وزیر):** چونکہ یہ پرانی پوشین ہیں نئی کریب تھیں ہوئی ہیں آپ کو ضلع زیارت جنگلات کے مسئلے کا پتہ ہے کہ ہمیشہ سے ضلع زیارت کے جنگلات کا مسئلہ ہے پرانی پوشین ہیں پر کی گئی ہیں نئی پوشین نہیں ہیں۔

**میر علی محمد نو تیزی:** جناب پوشین ہمارے علاقے میں بھی ہیں اور یہ ذرا بیور سید محمد وزیر محمد کہاں کا ہے یہ ہمیں بتائیں گے باپ کا نام نہیں لکھا ہے یہ افغانستان کا ہے میں دو آدمی دکھاسکوں گا کہ افغانستان کے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** یہ کہاں کا ہے۔

**بسم اللہ خان کا کڑ:** اگر آپ کی بات درست ہوئی تو ان کو ملازمت سے فارغ کرو دیا جائے گا۔

**جناب اسپیکر:** یہ تو پہلے دیکھنا ہوتا ہے کہ کہاں کا لوکل یا ذومیساکل ہے کیا کسی نے نہیں دیکھا ہے۔

**بسم اللہ خان کا کڑ (وزیر):** اگر چینگ میں غلط کاغذات ہوئے تو ان کو مروں سے نکال دیا جائے گا اور ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی جس نے ان کو بھرتی کیا ہے یہ غلطی کی ہے۔

**سردار غلام مصطفیٰ ترین:** اشتہارات دیئے گئے تھے یا نہیں وہ ہمیں اسکلی میں چاہیں اور بات یہ ہے کہ نمبر دس پر لوکل قلات کا ہے اس کو گواہ میں تعینات کیا گیا ہے کیا آپ کو گواہ سے آدمی نہیں ملا ہے کہ قلات سے ذرا بیور بھرتی کیا گیا ہے۔

**بسم اللہ خان کا کڑ (وزیر):** اشتہارات تو دیا گیا ہو گا اصول تھی ہے کہ اور حکومت کی پالیسی بھی یہ

ہے کہ کلاس فور میں جہاں کے لوکل ڈو میسائیل ہوں ان کے اپنے ضلع ہی میں بھرتی کیا جائے اس کی وجہات تفصیل معلوم کر کے بتا دیں گے کوئی پرنسٹ کی غلطی نہ ہو۔

سردار غلام مصطفیٰ ترین: جناب والا بھی میرا یہ سوال ہے کیوں کسی اور جگہ کا کسی اور جگہ پر کیوں لگایا گیا ہے۔

بسم اللہ خان کا کڑ (وزیر): یہ بات ہو گئی ہے دیکھ کر بتا دیں گے۔

میر محمد عاصم کرد: جناب ان میں سے اکثر کو تجوہ نہیں ملی ہے۔

بسم اللہ خان کا کڑ (وزیر): اس کو بھی دیکھ کر بتا دیں گے۔

جناب اپسیکر: اب موخر شدہ سوالات کو لیا جائے گا۔ (موخر شدہ سوالات)

X ۲۰۲ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: ۷ ستمبر ۱۹۹۹ء کو موخر ہوا۔

کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) سیکم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال حکم بلدیات اور اس سے مسلک حکاموں / اداروں کے بثول وزیر کن کن آفیسر ان اور ایکاران کو سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں۔ ان آفیسر ان اور ایکاران کے نام و عنده فراہم کردہ گاڑی رجسٹریشن نمبر بمعدت امنیت اور دیگر ضروری کوائف کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

گرفتار اور اشتہاری قرار دہندہ ملزم ان نیز ان جرائم میں ابتدائی تغییش اور مکمل چالان شدہ مقدمات اور عدالتی کاروانی کی موجودہ مرحلہ وار تفصیل وی جائے۔

وزیر داخلہ: جواب صحنیم ہے لہذا اسیلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اپسیکر: سوال نمبر ۲۰۲ کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی صحنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

سردار غلام مصطفیٰ ترین: جناب والا جو انہوں نے یہاں جواب دئے ہیں کہ وزریدوں کے ساتھ گاڑیوں کی تعداد احسان شاہ صاحب نے بحث کے دوران اعلان کیا تھا کہ ہر وزیر کے ساتھ ایک گاڑی ہو گی۔ لیکن ابھی آپ دیکھیں کہ ہر وزیر کے ساتھ تین تین پانچ پانچ گاڑیاں کیوں ہیں یہ کیا

ہے۔

**سید احسان شاہ (وزیر خزانہ):** جناب یہ بات بالکل درست ہے فیصلہ یہ ہوا تھا کہ ہر روزیری کے پاس ایک گاڑی ہو گی لیکن اس سوال سے ہمیں خود احساس ہو رہا ہے کہ کچھ دوستوں نے اس پر عمل نہیں کیا ہے تو انشاء اللہ اس پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

**سردار غلام مصطفیٰ ترین:** جناب اس سے ہمیں تسلی نہیں ہے۔

**جناب اپیکر:** اس کے لئے کمیٹی بنی ہوئی ہے۔

**سید احسان شاہ (وزیر خزانہ):** جناب اگلے ماہ تک درستگی ہو جائے گی۔

**جناب اپیکر:** ڈاکٹر تارا چند سوال نمبر ۹۱ کے دریافت فرمائیں۔

**X ۹۱ ۷ ڈاکٹر تارا چند:** ۷ ستمبر ۱۹۹۹ء کو موئخ ہوا۔

کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

سال ۹۶۔ ۹۵۔ ۹۴۔ ۹۳ء تا ۹۸ء کے دوران میں پل کار پوریشن کو ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجت میں کل کس قدر فنڈ ملا تھا۔ اور اس دوران مختلف حلقتوں کے لئے کوئی اسکیمات رکھی گئی تھیں۔ ان کی مالیت و دیگر ضروری کوائف دی جائے؟ نیز میں پل کار پوریشن کے شعبے انجینئرنگ سے متعلق آفیسر ان اہلکاران کے نام، عہدہ، گرید، تاریخ تعيیناتی موجودہ عہدہ پر کام کی معیاری تفصیل دی جائے؟ وزیر بلدیات: جواب موصول نہیں ہوا۔

**جناب اپیکر:** سوال نمبر ۹۱ کو پڑھا ہو اتصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال؟

**ڈاکٹر تارا چند:** جواب میں ہے کہ حکومت بلوچستان کی جانب سے سال ۹۶۔ ۹۵ء تا حال ایک کروڑ اٹھانوے لاکھ روپے فنڈ مل جو سیلیا ہیئت ناؤں اور کٹوٹ منڈ کے علاقے پر خرچ کیا گیا اس کی تفصیل کیا ہے اس کی کوئی خاص وجہ ہے کہ کوئی کے تمام علاقوں کو چھوڑ کر صرف ایک ہی علاقے پر خرچ کیا گیا ہے کوئی تفصیل بتائیں۔

**جناب اپیکر:** کہتے ہیں کہ کیا وجہ ہے کہ سارے کوئے کو چھوڑ کر سیلیا ہیئت ناؤں کو ترجیح دی گئی کیا

وجہ ہے۔

**سید احسان شاہ (وزیر) :** ایک حلہ کی بات نہیں ہے جس علاقے میں جس قسم کی ضرورت ہو جس علاقے میں زیادہ ضرورت ہوتی ہے اس علاقے کو دیتے ہیں۔

**جناب اپیکر :** ہر کام کی پرائزی فہرست ہوتی ہے اس کو اس کے مطابق دی جاتی ہے تھیک ہے۔  
**ڈاکٹر تارا چندر :** نہیں جناب اپیکر۔ یہ تو کوئی بات نہیں ہے پورا کوئی مسئلہ سے بھرا ہے اور آپ کو صرف سیدلائٹ ناول نظر آیا ہے۔

**جناب اپیکر :** آپ بتائیں کہ انہوں نے کوئی پرائزی چھوڑ دی ہے اور دوسرا رکھی ہے آپ اس کی نشان دہی کریں۔

**ڈاکٹر تارا چندر :** وہ بتائیں کہ وہاں کیوں رکھا گیا ضرورت تھی وہاں کیا زلزلہ آیا تھا۔

**جناب اپیکر :** انہوں نے تو کہا کہ ہم نے سارے کوئی کی پرائزی رکھی جو پرائزی پر آئیں وہ ہم نے دے دی تھیں ہے اور پرائزی اس کو تھی جو ایکم نمبر چار پر تھی آپ نے کیوں دونسر کو دیا ہے۔ اگر غلط دیا ہو تو ان سے پھر یہ بات کریں آپ۔

**ڈاکٹر تارا چندر :** نہیں جناب اپیکر۔ یہ تو کوئی بات نہیں ہے ہمیں تو یہ شک ہے وہاں پر آفسر اپنی پسند کا ہو گا۔ وہ مکا کر سارا انہوں نے پورا ہو گیا تو کوئی بات نہیں ہے۔

**جناب اپیکر :** آپ خیالات میں نہ جائیں آپ یہ بتاویں کہ فلاں جگہ پرایے ہوا ہے۔

**ڈاکٹر تارا چندر :** آپ سوال کو دیکھ کریں میں آپ کو اگئے اجلاس میں بتاؤں گا۔

**جناب اپیکر :** نہیں نہیں ایسا نہیں ہو گا۔

**ڈاکٹر تارا چندر :** جناب یہ سارا پلندہ اس وقت رکھا گیا ہے گھر میں بھجوادیتے۔ آپ اس کو ڈفر کریں۔

**جناب اپیکر :** یہ پلندہ پانچ چھ سات دن پہلے بھی پڑا ہوا تھا۔

**ڈاکٹر تارا چندر :** نہیں جناب اپیکر یہ بھی رکھا گیا ہے پہلے جواب ہی نہیں دیا گیا تھا۔

جناب اپسیکر: پہلے دیا گیا تھا۔

سید احسان شاہ (وزیر): جناب اس سمت میں دیکھ لیں اس میں اور جگہوں کے نام بھی ہیں۔  
خلافیت ناؤں کے علاوہ۔ لست گئی ہوئی ہے اس میں باقی علاقوں کے بھی نام ہیں۔

ڈاکٹر تارا چند: آپ نے لکھا ہے میں نے تو نہیں لکھا ہے آپ نے خود لکھا ہے کہ ایک کروڑ  
راہنمائیں لاکھ روپے فائدہ ملا جو صلاحیت ناؤں کے امپرومنٹ پر خرچ کیا گیا ہے۔ آپ نے خود جواب  
دیا ہے جس کی تفصیل منسلک ہے۔ (باہم گشتو)

جناب اپسیکر: سوال نمبر ۹۱ ہے اس میں لکھا ہے چالیس لاکھ روپے یہ کس ایم پی اے صاحب  
نے رکھا تھا۔ جن سے ان کی فراہم کردہ اسکیمات کامل کی گئیں جن کی تفصیل صفحہ میں منسلک ہے تو  
میرا سوال ہے کہ کس ایم پی اے صاحب نے یہ فائدہ رکھا تھا؟

جناب اپسیکر: چلیں جی کس ایم پی اے کا یہ فائدہ تھا۔

سید احسان شاہ (وزیر): جناب اپسیکر اس وقت میرے پاس ڈیٹائل نہیں ہیں کہ کس ایم پی  
اے صاحب کو یہ فائدہ دیئے تھے ان کی ضرورت ہے تو جواب بعد میں دیں گے۔

جناب اپسیکر: اچھا بعد میں دیں گے۔

ڈاکٹر تارا چند: جناب انہوں نے لکھا ہے تفصیل (ب) میں ہے تفصیل تو نہیں ہے (ب) میں تو  
افران کی تفصیل ہے اور گاڑیوں کے خرچ کی تفصیل نہیں ہے۔

جناب اپسیکر: وہ کہتے ہیں کہ پیسے کہاں خرچ ہوئے تفصیل دیں۔

سید احسان شاہ (وزیر): جناب ایم پی اے صاحب کا نام یہاں پر آگیا ہے ڈاکٹر کاظم اللہ  
صاحب تھے سابق ایم پی اے ان کے فائدہ وہاں خرچ ہوئے۔

جناب اپسیکر: صحیح ہے۔

ڈاکٹر تارا چند: جناب جواب میں لکھا ہے سال ۹۹ء، ۹۸ء، ۹۷ء، ۹۶ء، ۹۵ء کے تحت  
میونسل کار پر یشن کا غیر تقریبی بجٹ کل چون کروڑ انیس لاکھ نوساخانوںے پندرہ روپے اسکی تفصیل تو

یہاں نظر نہیں آ رہی ہے۔ اتنی بڑی رقم ہے تفصیل نہیں ہے۔

سید احسان شاہ (وزیر): وہ کاغذوں میں دیکھ لیں ان کے پاس تفصیل ہو گا۔

ڈاکٹر تارا چند: یہاں تفصیل نہیں ہے تفصیل چاہئے۔

سید احسان شاہ (وزیر): جناب اس وقت تفصیل میرے پاس نظر نہیں آ رہا ہے اگر وہ چاہیں اس بیل کے بعد تفصیل دے سکتے ہیں۔

جناب اپسیکر: آج آپ کو تفصیل دے دیں گے۔

ڈاکٹر تارا چند: اجلاس میں دیں جیسا ہر میں نہیں چاہئے۔

جناب اپسیکر: دے دیں گے۔

ڈاکٹر تارا چند: اجلاس کے دوران دیں۔ (مداخلت) جناب اس سوال میں ہی سوال ہے کہ گریڈ تھنا تی موجودہ عہدہ۔ عرصہ تعیناتی لست میں منسلک ہے لست نظر نہیں آ رہا ہے۔

جناب اپسیکر: آپ پڑھے لکھے آدمی ہیں دیکھ لیں ہو گا۔

ڈاکٹر تارا چند: میں پڑھا لکھا ہوں تو پوچھ رہا ہوں۔ پہلے جس طرح انہوں نے لکھا ہے وہ انخواں کروڑ کی تفصیل نہیں تھی۔ اب اس کی تفصیل نہیں ہے۔

جناب اپسیکر: ہے ہے سب کچھ ہے دیکھ لیں۔

سید احسان شاہ (وزیر): جناب اگر تفصیل جواب کے ساتھ منسلک نہیں ہے تو مجھ کو مہیا کریں گے۔

ڈاکٹر تارا چند: تو جناب یہاں کیوں لکھا ہے کہ تفصیل نہیں ہے جیسے ہم پڑھتے نہیں ہیں۔

سید احسان شاہ (وزیر): میرے پاس تفصیل آگئی ہے میں دے سکتا ہوں کیا تفصیل چاہئے۔ (مداخلت۔ نہیں)

ڈاکٹر تارا چند: جیسا ہر میں کچھ نہیں ملتا ہے۔

جناب اپسیکر: آپ پڑھتے نہیں ہیں ڈاکٹر تارا چند میں نے ساری تفصیل ملکوائی ہے۔ منسلک

ہے یا ۹۷ کی ہے اس پر سوال کریں آپ بالکل غلط سوال کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر تارا چندر: جناب میں اسی پر سوال کر رہا ہوں کہ آخر میں است نہیں ہے۔

جناب اپسیکر: لست ہے وہاں دیکھ لیں۔

جناب اپسیکر: ڈاکٹر تارا چندر سوال نمبر ۹۷ کے دریافت فرمائیں۔

X ۹۷ ڈاکٹر تارا چندر: ۱۹۹۹ء کو موخر ہوا۔

کیا وزیر بُلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

محکمہ متعلقہ کے زیر انتظام گاڑیوں کی کل تعداد کس قدر ہے اور یہ گاڑیاں بیشتر وزیر کن کن آفیسر ان ایمکاران کے زیر استعمال ہیں اتنے نام، عہدہ، گرید، تاریخ الائمنٹ، عرصہ الائمنٹ اور گاڑی رجسٹریشن نمبر کی تفصیل دی جائے؟

وزیر بُلدیات: جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب اپسیکر: کوئی حصہ سوال نہیں ہے۔

جناب اپسیکر: ڈاکٹر تارا چندر سوال نمبر ۹۸ کے دریافت فرمائیں۔

X ۹۸ ڈاکٹر تارا چندر: ۱۹۹۹ء کو موخر ہوا۔

کیا وزیر بُلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

محکمہ متعلقہ اور اس سے مسلک محمد جات اداروں کے عملہ کے زیر استعمال کل کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں۔ سرکاری گاڑیوں کے حامل آفیسر ان ایمکاران کے نام عہدہ، گرید، تاریخ الائمنٹ، عرصہ الائمنٹ گاڑی رجسٹریشن نمبر کی مکمل تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر بُلدیات: جواب صحیم ہے۔ لہذا اسیلی لائبریری میں ہی ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اپسیکر: کوئی حصہ سوال نہیں ہے۔

جناب اپسیکر: ڈاکٹر تارا چندر سوال دریافت فرمائیں۔

X ۹۹ ڈاکٹر تارا چندر: ۱۹۹۹ء کو موخر ہوا۔

کیا وزیر بلدیات از ارہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

محکمہ متحفظ نے گذشتہ سات سالوں کے دوران ہندو تقلیتوں کے لئے کون کوئی ترقیتی اسکیمات شروع کیں اور ہر ایکم کیلئے کس قدر رقم فراہم کی گئی۔ اور ان ایکموں کے انتخاب کے لئے کیا میراث رکھا گیا۔ اور ان کی سفارشات کمن سے لی گئیں۔ نیز ضلع وار ترقیاتی کاموں کے مینڈرز، نام ایکم، مایس، کام کمل یا نامکمل ہونے کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر بلدیات: مقامی کوٹلیں جو اسکیمیں شروع کرتی ہیں وہ بلا تفریق ہوتی ہیں۔ ان کی نشاندہی علاقے کے معتبرین اور کوٹلر صاحبان کی سفارشات پر مرتب کی جاتی ہیں البتہ جو اسکیمیں معزز رکن اسلامی اپنے ترقیاتی فنڈ سے پایہ محکیل کرائی ہوں گی۔ ان کی تفصیل کے بارے میں وہ بہتر طریقے سے وضاحت کر سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر: پُرس موسیٰ جان سوال نمبر ۵۶ پر ریافت فرمائیں۔

X ۵۶ پر پُرس موسیٰ جان: ۱۹۹۹ء کو موخر ہوا۔

کیا وزیر ایکساائز اینڈ ٹیکسٹیشن از ارہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بلوچستان کے اکثر اضلاع میں لاکنس یافتہ شراب کی دکانیں قائم ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ان لاکنس یافتہ اشخاص سے ماہان اسلامیہ کتنی محاصل وصول ہوتی ہے۔ اور یہ محاصل کس مد میں خرچ کی جاتی ہے۔ تفصیل دی جائے؟

وزیر ایکساائز اینڈ ٹیکسٹیشن:

(الف) بلوچستان کے جن اضلاع میں شراب کی لاکنس یافتہ دکانیں ہیں اسکی تفصیل درج ذیل ہے۔  
۱۔ کوئٹہ ۲۔ سیہل ۳۔ جعفر آباد ۴۔ سی ۵۔ خضدار

(ب) شراب کی لاکنس یافتہ دکانوں سے تقریباً ۵ کروڑ روپے سالانہ تکس وصول کیا جاتا ہے۔ جو صوبائی حکومت کے وصول شد و محاصل کا حصہ بن جاتا ہے اور اسکی صوابدید پر خرچ کیا جاتا ہے۔ جس سے محکمہ ہذا کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب اپسیکر: سوال نمبر ۵۶ کے کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال ہو تو دریافت فرمائیں۔  
پرس موسیٰ جان: جناب شنید میں آیا ہے کہ پانچ کروڑ روپے تیکس کی مدد میں آرہے ہیں یہ یعنی  
میں آیا ہے اس کو بھی بڑھادیا ہے کیا یہ صحیح ہے۔

میر عبدالکریم نو شیر وانی (وزیر یونیو): جناب مجھے پتہ نہیں ہے سناء کہ کابینہ میں  
فیصلہ ہوا ہے دہنی وغیرہ سے کافی سامان آ رہا ہے اگر تیکس نہ لگا تو حکومت کو کافی نقصان ہو گا۔

پرس موسیٰ جان: جناب میرا سوال ہے کہ سناء کہ نو ہزار دس ہزار لائنس اشو ہوئے ہیں  
شراب کے اس پانچ کروڑ حکومت کی مدد میں جمع ہونگے کیا یہ حلال کے ہیں یا حرام کے ہیں کیونکہ  
شراب کی مدد سے حاصل ہو رہے ہیں۔

میر عبدالکریم نو شیر وانی (وزیر یونیو): اس کا جواب تو ڈاکٹر تارا چند صاحب دے دیں  
گے لائنس ان کو اشو ہوئے ہیں۔

پرس موسیٰ جان: میں اپنے علم کے لئے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو پانچ کروڑ روپے شراب کی مدد  
سے جمع ہو رہے ہیں اور اس کی دو کامیزیں ہیں کیا یہ جائز ہے یہاں سب علماء کرام اور علم دین موجود ہیں  
اس کے متعلق مولانا صاحب بتائیں۔

پرس موسیٰ جان: یعنی آپ کہتے ہیں کہ یہ جو شراب کی دو کامیزیں ہیں وہ بند ہو جائیں۔

جناب اپسیکر: دیکھئے جی جواب آگیا پرس please انہوں نے واضح جواب دے دیا ہے۔

پرس موسیٰ جان: میں آپ کے توسط سے ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یعنی یہ دو کامیزیں بند  
ہو جائیں ہم بھی اس کے حق میں ہیں۔ مسلمان ہیں اور شراب open book رہا ہے۔

جناب اپسیکر: پرس صاحب یہ ڈسکشن discussion نہیں انہوں نے بڑا واضح جواب  
دے دیا ہے۔

پرس موسیٰ جان: پاکستان دنیا کا سب سے بڑا مسلمان ملک ہے۔

مولانا امیر زمان: جناب اپسیکر میرے کہنے کا مقصد ہے جو انہوں نے دکانوں کے متعلق بات

کی ہے میرے عقیدے کے مطابق یہ ہے کہ جو دوکان شراب کی کھلی ہے وہ گندگی کی دوکان ہے اور وہ سب کے لئے حرام ہے جس وقت ہماری اور اختر مینگل کی حکومت تھی یہ اس وقت بھی حرام تھی اس سے پہلے والے گورنمنٹ میں بھی حرام تھی اور آج بھی حرام ہے اور کل بھی حرام ہو گا۔ تو تھوڑا اسایہ سوچ لیں اور ما جون کے مسئلے پر سوچ لیں۔

جناب اپیکر: Thank you very much

میر محمد عاصم کرد: پا انٹ آف آرڈر جناب اپیکر۔

جناب اپیکر: ہاں پا انٹ آف آرڈر۔

میر محمد عاصم کرد: جناب بات چلی تھی شراب سے اور اب ذکر ہو رہا ہے ما جون کی یہ کیا ہے۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): جناب اپیکر میرے خیال میں یہ تمام الفاظ کارروائی سے حذف کیا جائے۔

مولانا امیر زمان: جناب اپیکر شراب کے متعلق قرآن نے یہ ہدایت دی ہے کہ جس اعین ہے جو اس کو دوکان میں بیجھتے ہیں وہ گندگی بیجھتے ہیں یہ واضح ہے اب اس کے لئے قوانین کو تبدیل کرنے کیلئے ہماری کوشش ہے کہ ہم سے تبدیل کروادیں۔ اس کو بزور بازو بند کرنا میرے خیال میں مشکل پیدا ہو گا۔ وہ اس لئے ہم نہیں کر سکتے ہیں۔ قوانین سازی اس کے لئے انشاء اللہ ہو رہے ہیں اور اس رفعہ بھی آپ کے علم ہو گا تقریباً سترہ کے قریب لائنس کیسل ہوئے پھر وہ لوگ کورٹ گئے تو وہاں سے کورٹ نے بھی اس اسلامی قوانین کی روشنی میں فیصلہ دیا ان کو reject کیا تھا۔ اس سلسلے میں ہم کورٹ کے بھی شکر گزار ہے اور اس کے علاوہ ہم کو شکش کریں گے کہ سب بند ہو جائیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب اپیکر مولوی صاحب نے لفظ استعمال کیا کہ یہ پانچ کروڑ پہ گندگی ہے تو مولوی صاحب سے شرعی لحاظ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ گندگی اٹھا کر اپنے جیب میں تجوہ کی شکل میں کیوں ڈالتے ہیں چونکہ یہ ٹیکس میں شامل ہوتا ہے۔

جناب اپیکر: ترین صاحب آپ تشریف رکھیں۔

**مولانا امیر زمان:** جناب اپنیکر اگر اس پر معزز حضرات بحث کرنا چاہتے ہیں تو پیش آپ ایک دن اس کے لئے مقرر کر دے۔ اسلامی نظریاتی کوںسل کے سفارشات آرہے ہیں میں نے گزارش کی کہ اس طرح سود کے جو پیسے آرہے ہیں وہ بھی حرام ہیں اس طرح پرشیخ کے پیسے آرہے ہیں وہ بھی حرام ہیں اور کمیشن کے پیسے ہیں وہ بھی حرام ہیں اس طرح ہمارے بحث کے پیسوں میں مختلف پیزیں حرام کی ہے اب ان کو درست کرنے کیلئے قانون سازی ضروری ہے بروز بازو میرے خیال میں کوئی اس کو بند نہیں کر سکتا۔

**جناب اپنیکر:** تھیک جواب آگیا next Question Sardar sahib

**جناب اپنیکر:** سردار رام سنگھ سوال نمبر ۲۱۱ کے دریافت فرمائیں۔

X ۲۱۱ سردار ست رام سنگھ ڈوکی: ۷ ستمبر ۱۹۹۹ء کو موخر ہوا۔

کیا وزیر ایکسائز اینڈ شیکسیشن از ارہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

اگست ۱۹۹۸ء تا جون ۱۹۹۹ء تک شراب فروشی کے کل سنتے دکانداروں کو لائنس جاری کئے ہیں۔ نیز یہ لائنس کس پالیسی کے تحت کن کن افراد کے نام اور کہاں کہاں جاری کئے گئے ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

**وزیر ایکسائز اینڈ شیکسیشن:**

از ماہ اگست ۱۹۹۸ء تا مئی ۱۹۹۹ء تک محکمہ ہذا کی طرف سے جن افراد کو شراب فروشی کے لائنس جاری کئے گئے انکی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام لائنسی	قسم لائنس	جگہ / مقام
۱۔	ڈاکن وائن اینڈ جرزل اسٹور کوئٹہ	ایل - ۱۱	کوئٹہ
۲۔	چلتیں وائن اینڈ جرزل اسٹور کوئٹہ	ایل - ۱۱	کوئٹہ

(پرتاپ کمار)

چلتیں وائن اینڈ جرزل اسٹور کوئٹہ  
(مولی لال)

نمبر شمار	نام لائنسی	قسم لائنس	جگہ / مقام
۳۔	اپنیں کمار، خلیل الرحمن کوئنہ	ایل - ۱۱	کوئنہ
۴۔	کوئنہ و اسکے اسٹور اینڈ جرزل اسٹور کوئنہ	ایل - ۱۱	کوئنہ (میشل عل)
۵۔	سن تو ش کمار و اسکے اسٹور کوئنہ	ایل - ۱۱	کوئنہ
۶۔	سریش کمار و اسکے اسٹور، بھی	ایل - ۱۱ - ایل - ۱	بھی
۷۔	کشن مل و اسکے اینڈ جرزل اسٹور نصیر آباد ذوبیژن	ایل - ۱۱ - ایل - ۱	صحبت پور
۸۔	فاسک اسٹور و اسکے اینڈ جرزل اسٹور نصیر آباد ذوبیژن	ایل - ۱۱ - ایل - ۱	ٹانچی پور
۹۔	ہش کمار و اسکے اینڈ جرزل اسٹور نصیر آباد ذوبیژن	ایل - ۱۱ - ایل - ۱	اوستہ محمد
۱۰۔	فاسک و اسکے اینڈ جرزل اسٹور پر بھی چند نصیر آباد ذوبیژن	ایل - ۱۱	ڈیرہ مراد جہانی
۱۱۔	نیشنل و اسکے اسٹور (فتح چہد) نصیر آباد ذوبیژن	ایل - ۱۱	ڈیرہ اللہ دیار
۱۲۔	گوبی چند و اسکے اینڈ جرزل اسٹور قلات ذوبیژن	ایل - ۱۱ - ایل - ۱	حب
۱۳۔	ایور گرین و اسکے اینڈ جرزل اسٹور قلات ذوبیژن	ایل - ۱۱ - ایل - ۱	لبیلہ
۱۴۔	فارمل و اسکے اینڈ جرزل اسٹور قلات ذوبیژن	ایل - ۱۱	اچھل
۱۵۔	تمحری اسٹار و اسکے اینڈ جرزل اسٹور قلات ذوبیژن	ایل - ۱۱ - ایل - ۱	بیله (سنڈیش را)

- ۱۶۔ رام چند و اسکے اینڈ جرزل اسٹور قلات ذوبیژن  
۱۷۔ سریش کمار و اسکے اینڈ جرزل اسٹور قلات ذوبیژن

(ب) ۱۷ آرڈر اور حکم ۱۹۲۵ء کے پالیسی کے تحت لائنس جاری کئے گئے۔

سردار ستر اسٹنگھ: سوال نمبر ۲۱۔

میر عبدالکریم نوшیر وانی (وزیر مکملہ ایکسائز اینڈ مشیکسیشن): جواب پڑھا ہوا تصویر

کیا جائے۔

**جناب اپیکر:** جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا اگر کوئی ضمنی سوال ہو۔

**سردار سترام سنگھ:** جناب اپیکر کہ یہ جو سڑہ لائنس جاری ہوئے آیا ان کی کیا ضرورت تھی کس ضرورت کے تحت یہ issue ہوئے ہیں۔

**میر عبدالکریم نو شیر وانی (وزیر ملکہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن):** جناب اپیکر سب سے پہلے معزز رکن خود مجھے لائنس کے لئے درخواست دی تھی اور ان کی درخواست بھی تک تک مکمل میرے پاس پڑا ہوئے۔

**سردار سترام سنگھ:** جناب اپیکر یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ کس ضرورت کے تحت یہ سڑہ لائنس issue کے گئے اور کس پالیسی کے تحت۔

**میر عبدالکریم نو شیر وانی (وزیر ملکہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن):** جناب اپیکر پالیسی تو واضح ہوا کہ جب معزز رکن نے کہا کہ میں اقلیت (minority) میں ہوں میرا حق بتاتا ہے جب زیادہ لائنس تھے ان کو کیسی کروایا بات ختم۔

**سردار سترام سنگھ:** جناب اپیکر ہم پوچھ رہے ہیں کہ کس پالیسی کے تحت۔

**میر عبدالکریم نو شیر وانی (وزیر ملکہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن):** جناب اپیکر سب سے پہلے خود معزز رکن نے درخواست دی ہم نے issue کر دیا۔

**سردار سترام سنگھ:** جناب اپیکر میں نے کوئی درخواست نہیں دی وزیر موصوف غلط بیانی کر رہے ہیں۔

**جناب اپیکر:** کریم نو شیر وانی صاحب سوال آنے والی سے من لوں اسکے بعد پھر جواب دیا کرو۔

**میر عبدالکریم نو شیر وانی (وزیر ملکہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن):** جناب اپیکر میں نے issue کیا تو نون کے تحت کہ minority

**سردار سترام سنگھ:** جناب اپیکر اس کوئی اقلیتوں کے ساتھ ہمدردی تھی اور انہوں نے یہ غلط کام کیا کوئی ضرورت تھی اور کس ضرورت کے تحت ہوئے ہیں۔

میر عبدالکریم نوшیر وانی (وزیر ملکہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن) : جناب اپنیکر پینے والوں کی اکثریت بڑھ گئی اس لئے آپ لوگوں کا ذیماں تھا۔

سردار سترام سنگھ : جناب اپنیکر یہ اقليتوں کے ساتھ سراسر نا انصافی ہوئی ہے اور ہمیں بد نام کرنے کی سازش ہوئی ہے۔

میر عبدالکریم نوшیر وانی (وزیر ملکہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن) : جناب اپنیکر میں ان کا اپنا درخواست آپ کے سامنے پیش کروں گا سب سے پہلے انہوں نے application دیا کہ مجھے issue کیا جائے۔

جناب اپنیکر : اس بات کو چھوڑ دیں۔ آپ پر عمل نہ جائیں وہ درخواست دے سکتے ہیں کوئی بھی درخواست دے سکتا ہے ایسی بات جیسیں قانون اس کے لئے موجود ہے قانون کے تحت کوئی درخواست دے سکتا ہے بات اتنی ہے کہ وہ کونے ضرورت تھی کہ آپ نے لائنس جاری کیا۔

میر عبدالکریم نوшیر وانی (وزیر ملکہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن) : جناب اپنیکر minority والوں کا ذیماں تھا اس لئے ہم نے issue کیا۔

سردار سترام سنگھ : جناب اپنیکر کوئی ذیماں نہیں تھا۔

جناب اپنیکر : آپ ثابت کریں کہ کوئی ذیماں نہیں تھا۔ یونکہ وزیر موصوف کہہ رہا ہے کہ مارکیٹ میں ذیماں تھی ہم نے دیئے ہیں۔ ابھی آپ ثابت کریں کہ ذیماں نہیں تھی۔ کوئی اور سوال کرے۔

سردار محمد اختر مینگل : جناب اپنیکر وزیر موصوف بتائیں گے کہ سترہ لائنس اگست ۱۹۹۸ء سے دیئے ہیں اس سے پہلے کتنے لائنس ہیں بلوچستان میں۔

میر عبدالکریم نوшیر وانی (وزیر ملکہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن) : یہ آپ کو پتہ ہے کہ آپ نے چار خود issue کے جس کو بعد میں کورٹ نے کینسل کیا اور پھر دوبارہ بحال کیا یعنی اسمبلی نے کینسل کیا اور کورٹ نے دوبارہ بحال کیا۔

**سردار محمد اختر مینگل:** جناب میں آپ سے یہ پوچھ رہا ہوں کہ نوٹل تعداد ان کی کیا ہے بلوچستان میں۔

**میر عبدالکریم نو شیر وانی (وزیر ملکہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن):** جناب آپ فریش سوال لائے ہیں میں آپ کو تعداد بتاؤں گا۔

**سردار محمد اختر مینگل:** مطلب یہ ہے کہ حساب سے بھی زیادہ ہے۔

**میر عبدالکریم نو شیر وانی (وزیر ملکہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن):** جناب یہ minority والوں کا حق ہے اگر کوئی درخواست دیدے اب تو پابندی ہے جب پابندی انھوں جائے۔

**سردار محمد اختر مینگل:** نہیں نہیں میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ انکی نوٹل بلوچستان میں تعداد کتنی ہے۔

**میر عبدالکریم نو شیر وانی (وزیر ملکہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن):** آپ نے اپنے دور میں چار لاکھ issue کر دیئے۔

**سردار محمد اختر مینگل:** میں نے ذیڑھ سال میں چار issue کے لئے آپ نے چھ میئنے میں اضافہ کئے ہیں۔

**میر عبدالکریم نو شیر وانی (وزیر ملکہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن):** آپ کو چاہیے تو آپ issue کروں گا۔

**جناب اپسیکر:** نو شیر وانی صاحب سوال کا جواب دیا جاتا ہے یہ جلس نہیں کہ تقریر کریں الجھتے جائیں گے خود پہنچنے جاؤ بولیں آپ اپنی بات کرتے جائیں۔

**میر عبدالکریم نو شیر وانی (وزیر ملکہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن):** جناب اپسیکر آپ مجھے بولنے والیں سردار صاحب۔

**جناب اپسیکر:** انہوں نے سیدھی بات کی ہے اس کا جواب دے دو۔

**میر عبدالکریم نو شیر وانی (وزیر ملکہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن):** میں کہوں گا کہ اگر سردار صاحب کو تعداد چاہئے تو وہ فریش سوال لائے میں اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب اپسیکر: بس بات ختم ہو گئی۔

**مولانا ناصر امیر زمان:** جناب اپسیکر گزارش یہ ہے کہ اس وقت بلوچستان ہائی کورٹ کے ایڈوکیٹ جزل کو نا سک دیا ہے کہ باقاعدہ یہ سارے جتنے لائن issue ہوا ہے چاہئے زیادہ کم ہے اقلیتی کا یا اقلیتی کے نام لوگوں نے لیا ہوا ہے جو کچھ ہے وہ سارے کے سارے جمع کریں پھر اس کیلئے قانون کی روایت دیکھ لیں کہ کونے ہم کینسل کر سکتے ہیں کس کو ہم ختم کر سکتے وہ سارے تفصیل ہم جمع کر رہے ہیں اس پہ بخوبی سے ایڈوکیٹ جزل غور کر رہے ہیں اس کی سربراہی میں ایک کمیٹی ہائی گئی جس میں لاہور شریف بھی ہے تو عدالت نے بھی اس کی تفصیل مانگی ہے پھر ایڈوکیٹ جزل کے حوالے سے کمیٹی کو جو بھی روپرث آیا گا ہم نے ان سے درخواست کی ہے کہ وہ ہمیں دے دے تاکہ ہم اس کو اسلامی کے سامنے پیش کریں گے کہ یہ صورت حال ہے۔

**سردار مصطفیٰ خان ترین:** جناب اپسیکر وزیر صاحب فرمائیں گے کہ یہ 1.L.2.L اس کا مطلب کیا ہے۔

**میر عبدالکریم نو شیر وانی (وزیر ملکہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن):** یہ پہنچے والوں کو پڑھے کہ یہ کیا ہے۔

جناب اپسیکر: یہ جواب نہیں ہے آپ وزیر ہے۔

**میر عبدالکریم نو شیر وانی (وزیر ملکہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن):** بات نہیں 1.L پھر ہوتا ہے اور 2.L جو ہوتا ہے VAT 69 ہوتا ہے جو پہنچے والے اگر ہے آپ کو بتا دیتے ہیں۔

**سردار مصطفیٰ خان ترین:** تو اسی لئے میں آپ سے پوچھ رہا ہوں۔

**جناب اپسیکر:** بس چھوڑیں جی اب مذاق کی بات چھوڑیں آپ جی ختم ہو گئی مولانا صاحب کے اشیئنٹ کے بعد میں سمجھتا ہوں مزید اب اس میں ٹھیکش نہیں ہے بس کافی ہو گیا اب آجے چلیں بم اللہ کریں جی۔

**جناب اپسیکر:** اگلا سوال میر امیر اسلام پچھلی صاحب۔

میر محمد اسلم چکی: سوال نمبر ۲۳۔

میر عبدالکریم نو شیر وانی (وزیر مکملہ ایکسائز اینڈ ملکی سیشن): سوال کو پڑھا ہوا  
تصور کیا جائے۔

میر محمد اسلم چکی: جناب یہ جو لائنس جاری ہوئے ہیں آپ کہہ دے ہے ہیں کہ یہ ذمہ دش بے ذمہ دش  
اپنی جگہ پر لیکن یہ بھی مشہور ہے کہ اس کے لئے پانچ لاکھ روپے لے جاتے ہیں یہ صحیح ہے۔

میر عبدالکریم نو شیر وانی (وزیر ایکسائز اینڈ ملکی سیشن): XXXXXXXXXXXXXXXX

جناب اپسیکر: No No this is no question this is no answer no no this is no answer

سردار محمد اختر میٹنگ: XXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXX

جناب اپسیکر: This is all expunge (ما یک بند)

جناب اپسیکر: عبدالکریم نو شیر وانی آپ وزیر ہے آپ اپنے کو کنٹرول کریں میری بات نہیں  
آپ اپنے کو وزیر بھیں حکومت کا وزیر ہے بازاری نہ سمجھے اپنے کو (ما یک بند)

جناب اپسیکر: سردار صاحب پلیز سردار صاحب۔ کریم نو شیر وانی بیٹھو بیٹھو بھی سردار صاحب  
تشریف رکھے جی میں کرتا ہوں آپ اپنے وزیر کو سمجھا کیں میری بات سنیں جی تشریف رکھے جی  
بشریت رکھے جی آپ بیٹھے جی مولا ناصاحب بیٹھاؤ اس کو مولا نا بیٹھا کیں اس کو بیٹھا کیں اس کو۔

میر جان محمد خان جمالی (قاائد ایوان): سر میری گزارش ہے یہ ہماری روایت ایسی نہیں  
ہے کہ ہم ذاتیا پر آجائے ہم بالاتر ہے ہم نے یہ ثابت کیا ہماری یہ گزارش ہے کہ یہ سارا حذف  
کریں اور دونوں دوستوں سے گزارش ہے کہ اس طریقے سے ہم نہیں لے جائیں۔

جناب اپسیکر: All this vulgar talk is expunged یہ جتنی باتیں ہوتی ہے سب  
میں Expunge کر رہوں اور میں یہ امید رکھتا ہوں کہ وزراء صاحبان سے کہ سوال جو آئے اس  
جواب تک مدد و در ہے آگے نہ جائے آگے ذاتیا پر آتا یہ غلط بات ہے یہ اس باوس اس کا لفظ اس  
کی حرمت اس کی عزت آپ کو زیب نہیں دیتی کہ اس کو آپ پامال کریں اور اپنی حیثیت کو آپ اس حد

بیک لے جائیں جس کا میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان میں آپ کو لوگوں نے بھیجا ہے۔ اس لئے بھیجا ہے کہ آپ کی یہاں پر مداوا کریں ان کی باتیں یہاں پر لا کیں۔ ان کی تکالیف دور کرے۔ نہ یہ کہ ہم یہاں پر آپس میں لڑنا شروع کر دیں میں امید رکھتا ہوں کہ اس ایوان کے اس تقدس کو بحال رکھتے ہوئے اچھے خوش اسلوبی سے چلا جائیں گے اور میں یہاں پر امکنور ہوں مولانا صاحب کا کہ جب ڈاکٹر تارا چند صاحب کو پچھوچھ تکلیف ہو رہی تھی سوالات کے جوابات ڈھونڈنے میں آپ تشریف لے گئے یہ چاہئے ہمیں جذبہ یہ جذبہ ہمیں چاہئے یہاں پر تو یہ چیزیں ہے جتاب میں ہاؤس سے گزارش کروں گا کہ یہ تمام حقیقتوں کو ہوئی ہے Expunge کی جاتی ہے۔ میر اسلام پچکی صاحب۔

X جناب اپیکر کے حکم سے الفاظ حذف ہوئے۔

جناب اپیکر: میر محمد اسلام پچکی صاحب سوال نمبر ۶۲۷ دریافت فرمائیں۔

X ۶۲۷ میر محمد اسلام پچکی: ۱۹۹۹ء کو موخر ہوا۔

کیا وزیر ایکسائز اینڈ میکسیشن از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

اگست ۱۹۹۸ء سے تا حال صوبہ میں کل کس قدر افراد کو کس کی سفارش پر شراب کے پرست جاری کئے گئے ہیں۔ ائک نام معبد ولدیت اور جائے رہائش کی ضلع و تفصیل دی جائے؟ وزیر ایکسائز اینڈ میکسیشن:

اقليمی میونپل کونسل کی سفارش پر مکمل بذا کے متعلق ایکسائز اینڈ میکسیشن آفیسرز سے ماہ اگست ۱۹۹۸ء تا حال ہی شدہ فہرست حنیم ہے لہذا اسمبلی لا بھری ی میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اپیکر: کوئی مخفی سوال نہیں ہے۔

جناب اپیکر: میر محمد اسلام پچکی صاحب سوال نمبر ۶۲۸ دریافت فرمائیں۔

X ۶۲۸ میر محمد اسلام پچکی: ۱۹۹۹ء کو موخر ہوا۔

کیا وزیر ایکسائز اینڈ میکسیشن از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

اگست ۱۹۹۸ء سے تا حال صوبہ میں کن کن شراب فروشوں کو شراب کے لائنمن جاری کئے گئے ہیں۔

اُنکے نام، جائے رہائش کی تفصیل دی جائے؟  
وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن:

سوال بذا کا جواب سوال نمبر ۶۱۷ میں دیا جا پکا ہے۔

میر محمد اسلم چکی : سوال نمبر ۶۲۷۔

جناب اپیکر: جواب کو پڑھا ہوا تصویر کیا جائے۔

میر محمد اسلم چکی : اس میں جناب تقریباً ایک سال کے دوران دس ہزار کے قریب پر ہوتا ہے ایشو  
ہوئے ہیں۔ میں وزیر موصوف سے پوچھتا چاہتا ہوں کہ جب یہ پرہت ایشو ہوتے ہیں مختلف لوگوں  
کو اس کے کتنے فیس لیا جاتا ہے پرہت کی۔

میر عبدالکریم نوشیر وانی (وزیر) : جناب اپیکر صاحب پرہت وہ ہوتا ہے جسکو ATO  
خود ایشو کرتا ہے۔ پرہت کا کوئی فیس نہیں ہوتا ہے صرف لائنس کا فیس ہوتا ہے جناب اپیکر  
صاحب.....

جناب اپیکر: لائنس کا کتنا فیس ہوتا ہے۔

میر عبدالکریم نوشیر وانی (وزیر) : لائنس کا جو فیس ہوتا ہے ابھی پڑھا دیا گیا ہے تجھے دفعہ  
تو کم تھا صرف پرہت کا ہر ATO ہر اقلیت کو رعایت ہے کہ اس کو پرہت ایشو کرے پہنچنے والے کو  
باتی لائنس جو ہوتا ہے سر ہر ضلع میں جہاں اقلیت کی آبادی ہے وہاں ان کو لائنس ایشو ہوتا ہے۔  
پرہت جو ہے جگہ میں ایشو ہوتا ہے اس کے پرہت کا کوئی فیس نہیں ہے Free of cast۔

پرس موسیٰ جان: جناب میر اسوال یہ ہے کہ جناب وزیر موصوف صاحب نے کہا کہ ہر پہنچنے  
والے کو توہندو مسلم بھائیوں کو یا صرف اقلیتی بھائیوں کو.....

جناب اپیکر: قانون کے مطابق اہل حدود کریم اور ان کو۔

میر عبدالکریم نوشیر وانی (وزیر) : جناب اپیکر سر میں تو کسی کو نہیں روک سکتا پہنچنے سے  
بہر کیف یہ ہے کہ ان کو فری متا ہے جو بھی پہنچنے سے Any body

جناب اپیکر: عبدالرحیم خان مندوخیل سوال دریافت فرمائیں۔

X ۶۱۲ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: ۸ ستمبر ۱۹۹۹ء کو موخر ہوا۔  
کیا وزیر زکوٰۃ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیم جولائی ۱۹۹۷ء سے محلہ متعلقہ اور اس سے مسلک حکموں اہلکاروں کے بہمول وزیر، کن کن آفیسر ان اور اہلکار ان کو سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں۔ ان کی آفیسر ان اور اہلکاروں کے نام و عہدہ، فراہم کردہ گاڑی، رجسٹریشن نمبر بمعدت اربعائیں اور دیگر ضروری کوائف کی ضلع وارتفاقیل کیا ہے۔  
(ب) کیم جولائی ۱۹۹۷ء سے تا حال مذکورہ ہر گاڑی کے (pol) و مرمت پر آمدہ اخراجات کی ضلع وارتفاقیل بھی دی جائے۔

وزیر زکوٰۃ :

جواب آخر پر ملاحظہ فرمائیں۔ خیم ہے لا بحری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اپیکر: کوئی ٹھنڈی سوال نہیں ہے۔

جناب اپیکر: سوال نمبر ۶۳۳ دریافت فرمائیں۔

X ۶۳۳ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: کیا وزیر زکوٰۃ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:  
(الف) ماں سال ۹۹-۹۸ء کے سالانہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ سے محلہ متعلقہ اور اس سے مسلک حکموں اداروں میں جاری نئے و مرمت اور دیگر ایکمیں ا پراجیکٹ کی ضلع وارتفاقیل کیا ہے؟  
نیز ترقیاتی وغیر ترقیاتی میں کل کتنی رقم مختص کی گئی ہے۔ اور ہر ایکم ا پراجیکٹ کے لئے مختص ترقیاتی وغیر ترقیاتی رقم کی علیحدہ علیحدہ ایکم ا پراجیکٹ کی ضلع وارتفاقیل کیا ہے؟۔

(ب) کیم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال مذکورہ ہر ایکم ا پراجیکٹ کے کام کا مکمل کردہ فیصلہ حصہ، تاریخ، اشتہار، مینڈر زمینہ نام حکیکداروں (اگر ہوں) اور اس کام پر اب تک تنخوا ہوں اور دیگر ادا شدہ رقم کی تفصیل کیا ہے۔ نیز مذکورہ مدت کے دوران جس کام ا پراجیکٹ وغیرہ کا جس قدر حصہ مکمل نہیں ہوا ہے۔ اس کی وجہات کیا ہیں؟۔

(ج) مالی سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے دوران شروع کئے گئے محکمہ متعلقہ کے جاری نئے اور مرمت و دیگر ایکم اپراجیکٹ تمحیل کے کس مرحلے میں ہیں؟ ضلع وارتفصیل دی جائے۔

وزیر زکوٰۃ :

محکمہ ہذا اور اس سے مکملوں کو ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ ۹۹-۱۹۹۸ء میں کوئی رقم مہیا نہیں کی گئی اس لئے مذکورہ سوال اور اس کے اجزاء کا جواب فتحی میں ہے۔

جناب اپسیکر : کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب اپسیکر : سوال نمبر ۶۶۹ دریافت فرمائیں۔

X ۶۶۹ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل : ۸ ستمبر ۱۹۹۹ء کو موخر ہوا۔

کیا وزیر زکوٰۃ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال محکمہ متعلقہ میں جن مختلف اسامیوں پر بھرتی کے لئے درخواستیں طلب کی گئیں ہیں۔ ان تمام اسامیوں کی تفصیل بعد گرید مطلوبہ ضلع، رہائش، تعلیمی مکمانہ و دیگر مطلوبہ اہلیت تاریخ اشتہار بمعدنام اخبار کی تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ آسامیوں پر بھرتی کے لئے وقت مقررہ کے اندر یا بعد میں درخواست دہندہ امیدواروں کے نام ببعد ولدیت، پیٹہ، ضلع رہائش تاریخ درخواست، مطلوبہ تعلیمی قابلیت، مکمانہ و دیگر کوئی سر، نیز تاریخ و مقام انتزدیو اور حاکم / اٹزو یوکنڈہ کمیٹی کے ریمارکس کی تفصیل بھی دی جائے۔

(ج) کیم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال مذکورہ بالا امیدواروں میں سے مذکورہ اسامیوں پر بھرتی کردہ امیدواروں کے نام ببعد ولدیت، پیٹہ، ضلع رہائش، تاریخ درخواست، تعلیمی اہلیت، مکمانہ و دیگر ترتیبی کوئی تفصیل، نیز تاریخ انتزدیو، حاکم / اٹزو یوکنڈہ کمیٹی، تاریخ بھرتی، گرید اور حاکم بھرتی کنندہ کی ضلع وارتفصیل بھی دی جائے۔

وزیر زکوٰۃ : جواب خیم ہے لہذا آبملی لاہوری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اپسیکر : کوئی ضمنی سوال نہیں ہوا ہے۔

**جناب اسپیکر:** ڈاکٹر تارا چند سوال نمبر ۸۲ کے دریافت فرمائیں۔

X ۸۲ ۷ ڈاکٹر تارا چند: ۹ ستمبر ۱۹۹۹ء کو موخر ہوا۔

کیا وزیر صنعت و حرفت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کوئی انڈسٹریل اسٹیٹ (ایپیا) میں کل کتنے پلاٹ کم کن صنعت کاروں کو دینے گئے ہیں اور ان پلاٹوں پر کل کتنی فیکسٹریاں کام کر رہی ہیں۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کوئی شہر کی آبادی میں ماربل اور دوسرے کارخانے قائم کئے گئے ہیں جس کی وجہ سے آلو ڈگی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اور ٹرکوں کی آمد و رفت کی وجہ سے ذرا کم آمد و رفت میں بھی مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو شہری آبادی میں کارخانے قائم کرنے کیلئے این۔ او سی کس نے جاری کیا ہے۔ نیز محکمہ متعلقہ نے اس سلسلے میں کیا اقدامات کے ہیں تفصیل دی جائے؟ وزیر صنعت و حرفت:

جواب ضمیم ہے لہذا سبھی لاہوری میں ملاحظہ فرمائیں۔

**جناب اسپیکر:** کوئی ضمیم سوال نہیں ہوا ہے۔

X ۸۳ ۷ ڈاکٹر تارا چند: ۹ ستمبر ۱۹۹۹ء کو موخر ہوا۔

کیا وزیر صنعت و حرفت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) لیڈا میں موجود گاڑیوں کی کل تعداد کس قدر ہے اور یہ گاڑیوں بیشمول وزیر کم کن آفیسر ان اہلکاران کے زیر استعمال ہیں ان کے نام عہدہ گریڈ گاڑی رجسٹریشن نمبر آنجن کی طاقت ماؤں و عرصہ استعمال کی تفصیل دی جائے؟

(ب) سال ۹۹-۹۸ کے دوران ہر گاڑی پر اٹھنے والے اخراجات مرمت اور (pol) خرچ کی تفصیل دی جائے۔

**وزیر صنعت و حرفت:** مذکورہ جواب ایسی ڈی لیڈا کو جواب دینے کے لئے بھیج دیا گیا تھا۔ لیڈا

سے جواب موصول ہوا ہے اس میں کئی سوالات موجود ہیں۔ لبڑا ان کو کہا گیا ہے کہ صحیح ارسال کریں استدعا کی جاتی ہے کہ اس سوال کو موخر کر دیا جائے۔ آئینہ اجلاس تک صحیح جواب دیا جائیگا۔

جناب اپسیکر : کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب اپسیکر : سوال نمبر ۶۱۵ عبد الرحیم خان مندوخیل۔

X ۶۱۵ مسٹر عبد الرحیم خان مندوخیل : ۲۹ جون اور ۹ ستمبر ۱۹۹۹ء کو موخر ہوا۔

کیا وزیر سماجی بہبود از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیم جولائی ۱۹۹۷ء سے مکمل متعلقہ اور اس سے مسلک حکموں / اداروں کے بھنول وزیر کن کن آفیسر ان اور اہلکار ان کو سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئیں ہیں۔ ان آفیسر ان اور اہلکار ان کے نام و عہدہ فراہم کردہ گاڑی، رجسٹریشن نمبر بمختارخ الامم ۱۷ اور دیگر ضروری کوائف کی ضلع و اتفاقیل کیا ہے؟

(ب) کیم جولائی ۱۹۹۷ء سے تا حال مذکورہ گاڑی کے پول (pol) و مرمت پر آمد اخراجات کی ضلع و اتفاقیل بھی دی جائے؟

وزیر سماجی بہبود :

مکمل ہذا سے متعلقہ حکموں و سرکاری گاڑیوں، آفیسر ان کے نام اور ان گاڑیوں پر اخراجات کیم جولائی ۱۹۹۷ء سے تا حال کی تفصیل آخر پر مسلک ہے۔ تفصیل شعبہ سوالات۔ لا بھری ہی میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اپسیکر : کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔ اگلا سوال ۶۳۶ عبد الرحیم خان مندوخیل دریافت فرمائیں۔

X ۶۳۶ مسٹر عبد الرحیم خان مندوخیل : ۲۹ جون اور ۹ ستمبر ۱۹۹۹ء کو موخر ہوا۔

کیا وزیر سماجی بہبود از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال ۹۹-۱۹۹۸ کے سالانہ بجٹ سے مکمل متعلقہ اور اس سے مسلک حکموں / اداروں میں جاری نئے و مرمت اور دیگر ایکیموں اپر اچیکٹ کی ضلع و اتفاقیل کیا ہے۔ نیز ترقیاتی اور غیر ترقیاتی

مدیں کل کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور ہر ایکیم اپر اجیکٹ نے لئے مختص ترقیاتی وغیر ترقیاتی رقم کی علیحدہ علیحدہ ایکیم / پراجیکٹ اور ضلع وار تفصیل کیا ہے۔

(ب) کیم جو لائی ۱۹۹۸ء سے تا حال مذکورہ ہر ایکیم اپر اجیکٹ کے کام کا مکمل کردہ فیصلہ حصہ، تاریخ اشتہار نہیں رز بمعہ نام تھیکیدار (اگر ہوں) اور اس کا اب تک تاخوا ہوں اور دیگر ادا شدہ رقم کی تفصیل کیا ہے؟ نیز مذکورہ مدت کے دوران جس کام ایکیم اور پراجیکٹ وغیرہ کا جس قدر حصہ مکمل نہیں ہوا ہے اسکی وجہات کیا ہیں؟

(ج) مالی سال ۹۸-۹۷ کے دوران شروع نئے گئے محکمہ کے چاری، نئے و دیگر ایکیم اپر اجیکٹ متحیل کے کس مرحلے میں ہیں ضلع وار تفصیل دی جائے؟ وزیر سماجی بہبود: محکمہ ہذا کے مالی سال ۹۹-۹۸ء کے سالانہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ جاری ونی سکیمات و مرمت کے اخراجات کی شعبہ وار تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ نظامت سماجی بہبود

۲۔ حج و اوقاف

۳۔ نظامت خواندگی وغیر رسمی تعلیم

مختص شدہ رقم مقام ایکیم

۱۔ تعمیر چارڈیواری کمپلکس برائے معذور ان خصوصی  
نمبر شمار تعلیم بروری روڈ کوئی  
(پندرہ لاکھ)

۲۔ مرمت پرده مکلب بس  
نیز: غیر ترقیاتی بجٹ سے کوئی ایکیم منظور نہیں ہوئی۔

(ب) مذکورہ ایکیموں کی تعمیر کے لئے رقم تعمیرات کو رسیز کی گئی ہے۔ اور کام مکمل ہو چکا ہے۔

مالی سال ۹۸-۹۷ کے دوران حکومت بلوچستان کے محکمہ مالیات نے مبلغ دس لاکھ روپے گرنٹ مساجد ادینی مدارس کی تعمیر و مرمت کے لئے چاری کی تھی یہ رقم ڈپی کمشنر کی سفارشات پر

۱۔	ضلع کونک	/ ۸۵،۰۰۰ روپے
۲۔	ضلع چاغنی۔	/ ۱۰،۰۰۰ روپے
۳۔	ضلع پشین۔	/ ۱۰،۰۰۰ روپے
۴۔	ضلع قلع عبد اللہ۔	/ ۱۰،۰۰۰ روپے
۵۔	ضلع ٹوب۔	/ ۲،۸۰،۰۰۰ روپے
۶۔	ضلع قلع سیف اللہ۔	/ ۳۰،۰۰۰،۰۰۰ روپے
۷۔	ضلع موئی خیل۔	/ ۵۵،۰۰۰ روپے
۸۔	ضلع لورالائی۔	/ ۱۰،۰۰۰،۰۰۰ روپے
۹۔	ضلع زیارت۔	/ ۱۰،۰۰۰ روپے
۱۰۔	ضلع بسی۔	/ ۱۰،۰۰۰ روپے
۱۱۔	ضلع بولان۔	/ ۲۰،۰۰۰،۰۰۰ روپے
۱۲۔	ضلع نصیر آباد۔	/ ۲۰،۰۰۰ روپے
۱۳۔	ضلع فلات۔	/ ۲۰،۰۰۰،۰۰۰ روپے
۱۴۔	ضلع خضدار۔	/ ۱۰،۰۰۰ روپے
۱۵۔	ضلع مستونگ۔	/ ۱۰،۰۰۰ روپے
۱۶۔	ضلع خاران۔	/ ۲۰،۰۰۰ روپے
۱۷۔	ضلع چمکور۔	/ ۱۰،۰۰۰ روپے
۱۸۔	ضلع کچ تربت۔	/ ۱۰،۰۰۰،۰۰۰ روپے

ٹوکنیں۔

کے لئے جاری کی گئی۔ یہ رقم متعلقہ ڈپٹی کمشنروں کی سفارشات پر صوبہ بلوچستان میں واقع مساجد اور دینی مدارس کو جاری کی گئی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔	ضلع کوئٹہ	/ ۱۳۰،۰۰۰ روپے
۲۔	ضلع پیشین	/ ۱۰۵،۰۰۰ روپے
۳۔	ضلع چاغنی	/ ۲۵،۰۰۰ روپے
۴۔	ضلع قلعہ عبداللہ	/ ۵۰،۰۰۰ روپے
۵۔	ضلع ٹوب	/ ۲،۲۵،۰۰۰ روپے
۶۔	ضلع قلعہ سیف اللہ	/ ۱،۳۰،۰۰۰ روپے
۷۔	ضلع موئی خیل	/ ۸۰،۰۰۰ روپے
۸۔	ضلع اور الائی	/ ۱۰۵،۰۰۰ روپے
۹۔	ضلع زیارت	/ ۲۵۰۰ روپے
۱۰۔	ضلع بسی	/ ۳۵،۰۰۰ روپے
۱۱۔	ضلع بولان	/ ۱۵،۰۰۰ روپے
۱۲۔	ضلع نصیر آباد	/ ۵۰۰۰ روپے
۱۳۔	ضلع فلات	/ ۱۰،۰۰۰ روپے
۱۴۔	ضلع خضدار	/ ۱۰،۰۰۰ روپے
۱۵۔	ضلع مستونگ	/ ۱۰،۰۰۰ روپے
۱۶۔	ضلع خاران	/ ۱۵،۰۰۰ روپے
۱۷۔	ضلع پنجور	/ ۱۰،۰۰۰ روپے
۱۸۔	ضلع کوہو	/ ۵،۰۰۰ روپے

ٹوکل / ۱۰،۰۰۰،۰۰۰ روپے

علاوہ ازیں سال ۱۹۹۸-۹۹ء میں حکومت مالیات نے ۶۲۔۵ لاکھ روپے مساجد ا

دینی مدارس کی تعمیر و مرمت کے لئے جاری کئے جسکی تفصیل ذیل ہے۔

۱۔	ضلع کوئٹہ	/ ۵۵,۰۰۰ روپے
۲۔	ضلع چا غی۔	/ ۱۰,۰۰۰ روپے
۳۔	ضلع پشین۔	/ ۳۰,۰۰۰ روپے
۴۔	ضلع ژوب۔	/ ۳۰,۰۰۰، اروپے
۵۔	ضلع قلعہ سیف اللہ۔	/ ۵,۰۰۰ روپے
۶۔	ضلع موئی خیل۔	/ ۳۰,۰۰۰ روپے
۷۔	ضلع لور الائی۔	/ ۷۰,۰۰۰ روپے
۸۔	ضلع زیارت۔	/ ۱۰,۰۰۰ روپے
۹۔	ضلع سی۔	/ ۳۰,۰۰۰ روپے
۱۰۔	ضلع بولان۔	/ ۱۰,۰۰۰ روپے
۱۱۔	ضلع نصیر آباد۔	/ ۱۰,۰۰۰ روپے
۱۲۔	ضلع مستونگ۔	/ ۳۰,۰۰۰ روپے
۱۳۔	ضلع چنگور۔	/ ۱۰,۰۰۰ روپے
۱۴۔	ضلع جعفر آباد۔	/ ۱۰,۰۰۰ روپے
_____		توُٹیں / ۵,۰۰,۰۰۰ روپے

اواقف کو ترقیاتی بحث میں مبلغ ۲۰ لاکھ روپے مندرجہ ذیل ایکیموں کیلئے جاری کئے گئے۔

- ۱۔ لاکھ روپے برائے تعمیر چار دیواری قبرستان ہمقام تختانی اسٹر ان بائی پاس کوئٹہ۔
- ۲۔ ۳ لاکھ روپے برائے تعمیر چار دیواری قبرستان زہرو زی ژوب۔
- ۳۔ ۱ لاکھ روپے برائے تعمیر چار دیواری عیسائی قبرستان لور الائی۔

- ۴۔ ایک لاکھ روپے برائے قبرستان لور الائی۔
- ۵۔ ۲ لاکھ روپے عیدگاہ مسلم باغ۔
- ۶۔ ۲ لاکھ روپے برائے عیدگاہ ہر نائی ضلع سی۔
- ۷۔ ۲ لاکھ روپے برائے عیدگاہ ضلع موئی خیل۔

سیریل نمبر (۱) کی رقم مبلغ ۲۰ لاکھ روپے مکمل مواصلات و تعمیرات کو پرداز کئے گئے ہے۔ جبکہ بقیا ایکمیں سیریل نمبر ۲ تا ۷ کی رقم اضلاع متعلقہ کے ڈپی کمشروں کو جاری کئے گئے ہیں۔

(ب) مشرقی بائی پاس قبرستان چار دیواری کی تعمیر کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ کشہ صاحبان کے یاد دہانیوں کے باوجود تھا حال رپورٹ موصول نہیں ہوئی ہے۔

### نظامت خواندگی و غیر رسمی تعلیم:

ترقیاتی: مالی سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے سالانہ ترقیاتی بجٹ سے شعبہ متعلقہ کو ۲۰ عدد خواندگی مراکز اور ۲۰۰ غیر رسمی بنیادی تعلیم کے اسکول کے لئے مبلغ ۲۰۰۰، ۷۲، ۷۲ (تھٹ لاکھ، ہتھ لاکھ) کی رقم منصوب کی گئی ہے۔ جسکی تفصیل ذویشان کی سطح پر مندرجہ ذیل ہے۔

	ذویشان کا نام	خواندگی مراکز	غیر رسمی بنیادی اسکول	ذویشان کا نام
۱۔	کوئک (ذویشان)	۱۰	۳۰	ذویشان کا نام
۲۔	زوبب ،	۱۰	۵۰	
۳۔	بی ،	۱۰	۳۰	
۴۔	نصیریہ (ذویشان)	۱۰	۳۰	
۵۔	قلات (ذویشان)	۱۰	۳۰	
۶۔	مکران	۱۰	۳۰	

کل میزان ..... ۲۰۰ عدد ..... ۲۰

ان مراکز کیلئے تربیتی پروگرام و تدریسی سامان اور دوسرا فعال صلاحیتوں کے ۱-PC

میں مخفی کی گئی رقم سے حکومت کے راجح کردہ قوانین کے تحت خرچ کیا جاتا ہے۔

(ب) غیر ترقیاتی بجٹ سے شعبہ متعلقہ کو کسی ایکم اپروجیکٹ کیلئے کوئی رقم مخفی نہیں کی گئی۔

سردار مصطفیٰ خان ترین: جناب والا بڑا مباچوڑا است ہے یہ مولوی صاحب تاکتے ہیں کہ یہ ڈوب میں اتنے پیسے قبرستان کے لئے کون کون نے جگبیوں کیلئے دینے کے ہیں کون کون سے قبرستان کے لئے۔

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ (وزیر): ایک تائی میں ہے ایک ڈوب میں ہے دو قبرستان کے لئے دینے ہوئے ہیں۔

سردار مصطفیٰ خان ترین: نہیں کون کون سے قبرستان کے لئے۔

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ (وزیر): دو کوئی میں ایک تھانی میں۔

جناب اپسیکر: اس کو دو لاکھ اسی ہزار والی تفصیل چاہیئے۔ حکومت بلوچستان نے ملکہ مالیات نے مبلغ دس لاکھ روپیہ کی گرانٹ مساجد اور دینی مدارس کی تعمیر کے لئے رکھی یہ رقم متعلقہ ڈپی کمشنر کی سفارشات پر صوبہ بلوچستان میں واقع مساجد و دینی مدارسوں کو لیجئی کہ تفصیل ظاہر ہے یہ اس کے لئے ہیں قبرستان کے لئے نہیں ہے جناب۔

سردار مصطفیٰ خان ترین: نہیں ڈوب میں جو آپ نے دو جگہ دینے ہوئے ہیں دو لاکھ پچھاس ہزار ایک ہے اور ۳۱۲ میں دو لاکھ اسی ہزار ایک ہے۔

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ (وزیر): نہیں دو لاکھ ہے۔

سردار مصطفیٰ خان ترین: نہیں مدرسوں اور مسجدوں کے لئے تو پیسے انہوں نے دیا ہے۔

جناب اپسیکر: ۲ لاکھ ۸۰ ہزار والی آپ بات کر رہے ہیں نجی۔ ۵ نمبر پر صفحہ ۲۱۔

سردار مصطفیٰ خان ترین: یہ والے یہ ۲،۸۰،۰۰۰۔

جناب اپسیکر: ہاں اس کی بات کر رہا ہوں میں بھی جو آپ نے بتایا پہلے۔

سردار مصطفیٰ خان ترین: یہ مسجدوں کے لئے ہیں۔

جناب اپیکر: ہاں ہاں دینی مدارس اور مساجد۔

سردار مصطفیٰ خان ترین: مسجدوں اور دینی مدارس۔ یہ کون سی مسجدوں کو آپ نے دیے ہیں۔

جناب اپیکر: ہاں یہ پوچھتے۔ یہ کس کس مسجد کے لئے خرچ کیا گیا ہے۔

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ (وزیر حج و اوقاف): یہ تدبیبات میں ہیں، شہر میں ہیں

لقریب اسیں مساجد کو ہم نے دیے ہیں مجھے ہر مسجد کا نام کیسے یاد ہو گا۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: اچھا نہیں ہے۔

جناب اپیکر: مختلف مساجد کو دی گئی ہیں۔ جی جناب سپریمنٹری۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اپیکر page 21 میں دیکھا جائے ضلع ژوب میں جو مساجد

کے لئے دیے گئے 2،۸۰،۰۰۰ پر 23 page پر دیکھا جائے 2،۲۵،۰۰۰ روپے پر ژوب کیلئے

دیے گئے ہیں ۳۰،۰۰۰،۰۰۰ اروپے سب ضلعوں میں جو ایک ژوب کو زیادہ تر حج دی گئی ہے مدارس میں

مسجدوں میں بھی یہ خدا کے گھر میں بھی نا انصافی نہیں کی مولانا صاحب نے۔

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ (وزیر حج و اوقاف): یہ ذپی کمشنوں کی سفارش پر ہم

نے دیے ہیں جو درخواستیں آئے تھے اس درخواستوں پر ہم نے دیے ہیں۔

سردار محمد اختر مینگل: جواب سمجھ میں نہیں آیا پتہ نہیں ہے کیا بولتے ہیں۔ وہ ذپی کمشن ژوب کی

زیادہ سفارش کرتا ہے۔ (شور)

جناب اپیکر: نشاندہی آپ کرتے ہیں۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم): سرآپ کے توسط سے دو اضلاع ہیں وہاں بھی

مسلمان رہتے ہیں بارکھاں اور گوارمیں سری یہ پورے چھو page 6 کے جواب میں اس میں ایک

روپیہ بھی نہ مسجد کو دیا گیا ہے نہ مدارس شاید وہاں پر بھی مسجدیں ہیں۔

جناب اپیکر: یہ سوال تو میں آپ سے کروں گا آپ وزیر ہے۔ حکومت میں ہے آپ جواب دیں

وہ آپ سے سوال کر رہا ہے سردار اختر مینگل آپ نے جواب کیوں نہیں دیا اور ہم نے تو۔

جناب اپنیکر: نہیں نہیں وہ سوال جوانہوں نے کیا تھا آپ سے کر رہے ہیں سوال خود حکومت وہ آپ سے سوال کیسے کر رہے ہیں وہ۔

سردار محمد اختر مینگل: اچھا مجھ سے سوال کر رہے ہیں۔

جناب اپنیکر: وہ تو خود حکومت ہے وہ سوال کس سے کرتے ہیں۔ مولانا صاحب سے جواب پوچھتے ہیں۔ ذرا اس سے۔

سردار عبدالرحمان حسیر ان (وزیر تعلیم): سردار صاحب آج پھر بڑا ذرا اٹھایا ہوا ہے پرانے زمانے والا بات نہیں کرنے والے رہے رہے ہیں۔

جناب اپنیکر: مولانا صاحب فرمائیں جی۔

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ (وزیر): کیا سوال ہے سمجھ میں نہیں آیا درخواست نہیں آیا ہے جب درخواست آئے پھر ہم دے دیں گے سب کو یہ وقت تو ہم نہیں دے سکتے ہیں۔

جناب اپنیکر: نہیں نہیں وہ یہ فرماتے ہیں کہ آپ نے ایک ضلع میں اتنے پیسے دو مرتبہ دیئے ہیں ایک دفعہ دو پچاس دیئے ہیں ایک دفعہ دو اسی دیئے ہیں یہ سوال ہے۔ (شور)

میر عبدالکریم نوشیر وانی (وزیر ایکسائز): جناب اپنیکر اول خیش بعد درویش۔

جناب اپنیکر: آپ بنیجیں جی آپ سے کس نے پوچھا ہے۔

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ (وزیر اوقاف): یہ ڈپلی کمشروں کے سفارش پر ہم نے دیئے ہیں جتنا آیا ہوا ہے اس ڈسٹرکٹ کو ہم نے دیا ہے۔

جناب اپنیکر: اچھا آپ بتائیں گے ان ڈپلی کمشروں کے سفارش بتائیں گے۔

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ (وزیر حج و اوقاف): یہ جو نہیں دے سکیں مساجد کے لئے وہ پھر دوسرے ڈسٹرکٹ کو دیتے ہیں۔

سردار محمد اختر مینگل: آپ نے تو گاتا را ایک ہی ڈسٹرکٹ کو زیادہ تر دیا ہے جو بھی رقم ہے اس

میں سے زیادہ تر۔

**مولانا فیض اللہ اخوندزادہ (وزیر حج واقف) :** اس مرتبہ پسے آجائیں گے اور ڈسٹرکٹ کو بھی دیں گے۔

**جناب اپیکر:** دے دیں گے باقی کو بھی دے دیں گے۔

**سردار محمد اختر مینگل:** نہیں پہلے جو دیا ہوا ہے اس میں نا انصافی کیوں کی گئی ہے۔

**جناب اپیکر:** وہ تفصیل کہتے ہیں بتا دوں گا آپ کو میں۔۔۔

**سردار محمد اختر مینگل:** نہیں تفصیل ہم نے نہیں مانگی تھی تفصیل دی انہوں نے کہ ایک ڈسٹرکٹ کو زیادہ امداد (رقم) دیا گیا ہے باقیوں کو جو ہے ۱۰،۰۰۰ ادیے گئے ہیں ایک کو دو لاکھ آسی ہزار سو دیے گئے ہیں یہ نا انصافی کیوں کی گئی ہے جہاں تک کہ ڈپارٹمنٹ کا تعلق ہے کیا ذیپارٹمنٹ کی یہ ذمہ داری نہیں ہے کہ مساجد کو دیکھیں۔ (شور)

**مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) :** جناب اپیکر آپ جس محدث کے منظر ہیں اور جس حلقة سے آپ تعلق رکھتے ہیں اور جس مسجد کا آپ کامام ہے کم از کم اس کو ایک چیز کا پتہ ہے تو اس بنیاد پر یہ جو کچھ اضافہ ہوا ہے اس طرح تو اخوندزادہ صاحب کے سارے مرید اس حلقة سے ہیں۔

**سردار محمد اختر مینگل:** آپ کے دور میں ہمیں قبرستان نہیں ملے گا۔ مسجد نہیں ملے گی۔

**جناب اپیکر:** چلیں جی سردارست رام سنگھ وہ ایک بات کر رہے ہیں please آپ کو دیتا ہوں وہ بیچارا کافی دیر سے کھڑا ہوا ہے آپ کا ساتھی ہے۔ چھوڑیں اس کو پھر آپ بات کریں اس کے بعد ضمنی سوال وہ کرنے لگے ہیں جی مخفی سوال کر رہے ہیں وہ۔

**میر محمد عاصم کرد:** وہ مجھے مائیک دے رہے ہیں۔

**جناب اپیکر:** اچھا آپ کریں چلیں۔

**میر محمد عاصم کرد:** اپیکر صاحب میں مولانا صاحب سے پوچھ رہا ہوں کہ ۲۰،۰۰۰ ہزار دیے ہیں یوں لان کو۔

میر محمد اسلام پچی: میں اتنا بھم شہم آدمی آپ کو نظر نہیں آتا۔

میر محمد عاصم کردو: اپنے صاحب آپ نے فلور کس کو دیا ہے۔

جناب اپنے صاحب: دیکھیں فلور کی بات نہیں ہے ضمنی سوال ہے آپ سوال کریں۔

میر محمد عاصم کردو: اپنے صاحب میں پوچھنا چاہتا ہوں مولانا صاحب سے جو آپ نے بولان میں چالیس ہزار دینے ہیں کس جگہوں پر دیا ہے۔

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ (وزیر حج اوقاف): ذی پی کمشن کو معلوم ہے ہمکو کیا انہوں نے سفارش بھیجا ہوا ہے ہم اس کے اوپر۔

میر محمد عاصم کردو: میں کوئی سچن (سوال) آپ سے کر رہا ہوں یہ کہہ رہے ہیں ذی پی کمشن کو معلوم ہے اپنے صاحب یہ عجیب بات ہے۔

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ (وزیر حج اوقاف): ذی پی کمشن نے سفارش کی کہ اس مسجد کے لئے ضرورت ہے ہم نے دیدیا۔

میر محمد عاصم کردو: نہیں ان کا ای لوکیشن کیا ہے کس جگہ پر آپ نے دیا ہے۔

جناب اپنے صاحب: وہ تفصیل جب پوچھیں گے تو بتائیں گے بعد میں۔

میر محمد عاصم کردو: چلیں ۴۰،۰۰۰ ہزار دیا ہے کہاں دیا ہے اپنے صاحب۔

جناب اپنے صاحب: وہ جواب جو آپ پوچھیں گے دوبارہ تو بتادیں گے آپ کو۔

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ (وزیر): بولان ذی سرکٹ میں دیئے ہیں۔

میر محمد عاصم کردو: نہیں ذی سرکٹ میں کس جگہ دیئے ہیں۔

جناب اپنے صاحب: یہ سوال میں نہیں جی تفصیل نہیں مانگی گئی اگر آپ تفصیل مانگتے ہیں تو آپ کو دے دیجئے تفصیل عبدالکریم نوشری وابی آپ ایسے فضول بات کرتے ہیں سجد قبا کہاں سے آگئی جناب آپ

نے ایسے باتیں شروع کر دیے ہیں آپ نے خواجہ اکل کو وہ کرتے ہیں جی سردار صاحب فرمائیں۔

سردار ستر ام سنگھ: جناب اپنے صاحب میر احمد عاصمی سوال یہ ہے page نمبر ۲۰ پر سیریل نمبر اپندرہ

لاکھ روپے چار دیواری کے لئے رکھے گئے ہیں میں مولانا صاحب سے یہ پوچھوں گا کہ اولڈی چار دیواری بن بے page no 20 سیریل نمبرا۔

جناب اسٹاکر: کیا مانگتے ہیں آپ۔

سردار سترا م سٹنگھ: میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ یہ پندرہ لاکھ روپے رکھے گئے ہیں نظر کش بودھی وال کے لئے تو آیا یہ صرف بودھی وال ہی بنی ہے۔

جناب اسٹاکر: تو اور کیا ہاتا ہے۔

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ (وزیر حج اوقاف): وہاں جو ہمارا دفتر ہے اس کا چار دیواری بنایا ہوا ہے۔

سردار سترا م سٹنگھ: جناب اسٹاکر وہاں تو دفتر اتنا نہیں ہے کہ پندرہ لاکھ صرف چار دیواری پر خرچ آئے۔

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ (وزیر حج اوقاف): وہ بڑا دفتر ہے یہ پھر کمپلکس ہے معدوروں پچوں کے لئے اور باشل ہے ادھڑہ اریکٹر کا دفتر ہے۔

سردار سترا م سٹنگھ: اسٹاکر صاحب میں نے دفتر دیکھا ہوا ہے وہاں پندرہ لاکھ کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ کہ چار دیواری بنے۔

جناب اسٹاکر: اخوندزادہ صاحب سوال یہ ہے کہ پندرہ لاکھ کی اتنی بڑی رقم صرف چار دیواری پر خرچ کی گئی ہے۔

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ (وزیر حج اوقاف) : ہاں۔

جناب اسٹاکر: ہاں بس آگیا ہے وہی ہے جی ختم ہو گئی ہے بات۔

سردار سترا م سٹنگھ: جناب اسٹاکر وہاں پر اتنا دیوار ہے نہیں کہ پندرہ لاکھ خرچ ہوں۔

جناب اسٹاکر: آپ بتائیں کہ دیوار نہیں ہے وہ کہتے ہیں پندرہ لاکھ دیوار پر خرچ ہوئے ہیں جی

جناب آپ۔ یہ کافی عرصے سے پوچھ رہا تھا یہ تی this is last question

پرس موسیٰ جان: جناب والا میر ایک ضمنی سوال یہ ہے کہ میں مولانا صاحب سے یہ سوال پوچھنا چاہوں گا کہ جن مساجد کو ضلع بولان قلات چاغی میں دیئے گئے ہیں ان میں الیست والے مساجد بہت ہیں کوئی اہلسنت والوں کا بتائیں کہ ان میں سے کسی کو دس ہزار روپے دیئے ہوں۔

جناب اپنیکر: دیکھیں یہ کوئی بات بھی ہے کہ اس میں تفصیل تو نہیں مانگی گئی ہے اس کے لئے فریش سوال لا سیں وہ بتا دیں گے کہ کس کو ملا ہے کس کو نہیں ملا ہے فریش سوال بننے کا یا اس میں نہیں آتا ہے۔ دوسرا سوال اسلام پچکی صاحب۔

میر محمد عاصم کرد: جناب ضمنی سوال۔ میں اس پر ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں آپ ہمارا حق چھین رہے ہیں۔

جناب اپنیکر: بہت سوالات ہو گئے ہیں۔ اگلا سوال

جناب اپنیکر: میر محمد اسلام پچکی ۲۰۰۶ء دریافت فرمائیں۔

X ۲۰۰۶ء میر محمد اسلام پچکی: ۹ ستمبر ۱۹۹۹ء کو موخر ہوا۔

کیا وزیر سماجی بہبود از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

ادارہ سماجی بہبود کے تحت اس وقت صوبہ میں کل کس قدر کیونٹی سینٹر اور دفاعی ادارے کام کر رہے ہیں ہیں، ضلع وار تفصیل دی جائے، نیز کیا حکومت مستقبل میں سماجی بہبود کے کاموں میں مزید وسعت دینے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو اب تک کیا اقدامات انجائے گئے ہیں۔ تفصیل دی جائے؟

وزیر سماجی بہبود:

اس وقت حکمہ سماجی بہبود کے تحت دارین (۳۸) رورل (۵) ادارہ بھائی مستحقین زکوۃ (۹)

میڈیا یکل سو شریڈر پر اجیکٹ (۳) بے بی ذے کیس سینٹر ایک، کپلیکس برائے معذوران اور ایک آر تھوپیڈک ہر اتحدیک اور فزیو تھرapi سینٹر قائم کئے گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ڈسٹرکٹ کوئٹہ۔

- ۱۔ دوار بن کیونٹی سینٹر کوئے نہرا۔ کوئے نمبر ۲
- ۲۔ رورل کیونٹی سینٹر پلاک
- ۳۔ ڈے کیسٹر سینٹر ۲ (پیل روڈ کوئے وحدت کا لوئی کوئے
- ۴۔ کرشن بیگ انسٹیوٹ عثمان روڈ کوئے
- ۵۔ درکنگ و مدن ہائل جناح ٹاؤن کوئے
- ۶۔ ادارہ بھائی مسْتھقین زکوٰۃ گواہندی کوئے
- ۷۔ مرکز بھائی گداگران سٹی لائسٹ ٹاؤن کوئے
- ۸۔ دارالامان کوئے
- ۹۔ میدی یکل سو شل سرو مر سینٹر، لیڈی ڈفرن ہسپتال، سنڈیکن پر انسل ہائڈل، فاطمہ جناح ہسپتال، آئی ہسپتال، سنیار ہسپتال کوئے۔
- ۱۰۔ کپلیکس برائے معذور افراد کوئے
- ۱۱۔ آر تھوپیڈک، پر سٹھینیک و فری بو تھراپی سینٹر کوئے نمبر ۲
- ۱۲۔ ڈسٹرکٹ چاغی: رورل کیونٹی سینٹر نو علی
- ۱۳۔ ڈسٹرکٹ پشین: رورل کیونٹی سینٹر پشین۔ نمبر ۳
- ۱۴۔ ڈسٹرکٹ قلعہ عبد اللہ: رورل کیونٹی سینٹر قلعہ عبد اللہ وچس۔ نمبر ۴
- ۱۵۔ ڈسٹرکٹ ٹھوب: (۱) رورل کیونٹی سینٹر ٹھوب (۲) میدی یکل سو شل سرو مر سینٹر ٹھوب نمبر ۵
- ۱۶۔ ڈسٹرکٹ لور الائی: (۱) ارن کیونٹی سینٹر لور الائی (۲) رورل کیونٹی سینٹر لور الائی (۳) ادارہ بھائی مسْتھقین زکوٰۃ لور الائی (۴) میدی یکل سو شل سرو مر سینٹر لور الائی نمبر ۶
- ۱۷۔ قلعہ سیف اللہ: (۱) رورل کیونٹی سینٹر قلعہ سیف اللہ (۲) رورل کیونٹی سینٹر مسلم باغ نمبر ۷
- ۱۸۔ ضلع بارکھاں: رورل کیونٹی سینٹر بارکھاں نمبر ۸
- ۱۹۔ ضلع موئی خیل: رورل کیونٹی سینٹر موئی خیل

- ۱۰۔ ضلع فلات: (۱) رورل کیونٹی سینٹر قلات (۲) رورل کیونٹی سینٹر سوراب۔
- ۱۱۔ ڈسٹرکٹ خاران: (۱) رورل کیونٹی سینٹر خاران (۲) رورل کیونٹی سینٹر بیمہ
- ۱۲۔ ڈسٹرکٹ خضدار: (۱) رورل کیونٹی سینٹر خضدار (۲) میڈی یکل سو شل سرو مر سینٹر خضدار
- ۱۳۔ ڈسٹرکٹ بیلہ: (۱) رورل کیونٹی سینٹر بیلہ (۲) رورل کیونٹی سینٹر حب  
 (۳) رورل کیونٹی سینٹر اولھل
- ۱۴۔ ڈسٹرکٹ مستونگ: (۱) رورل کیونٹی سینٹر مستونگ
- ۱۵۔ ڈسٹرکٹ آواران: (۱) رورل کیونٹی سینٹر آواران
- ۱۶۔ ڈسٹرکٹ بی: (۱) ار. بن کیونٹی سینٹر بی (۲) رورل کیونٹی سینٹر بی  
 (۳) ادارہ بھائی مسْتَحْقِین زکوٰۃ بی (۴) بے بی ذے کیس سینٹر بی۔
- ۱۷۔ ڈسٹرکٹ کوہلو: رورل کیونٹی سینٹر کوہلو۔
- ۱۸۔ ڈسٹرکٹ زیارت: رورل کیونٹی سینٹر زیارت۔
- ۱۹۔ ڈسٹرکٹ ڈیرہ گھنی: رورل کیونٹی سینٹر ڈیرہ گھنی۔
- ۲۰۔ ڈسٹرکٹ بولان: (۱) رورل کیونٹی سینٹر ڈھاڑر (۲) رورل کیونٹی سینٹر پچھ  
 (۳) رورل کیونٹی سینٹر لہری (۴) رورل کیونٹی سینٹر بھاگ
- ۲۱۔ ڈسٹرکٹ جھل گھسی: (۱) رورل کیونٹی سینٹر جھل گھسی
- ۲۲۔ ڈسٹرکٹ جعفر آباد: (۱) رورل کیونٹی سینٹر ڈیرہ اللہ یار (۲) رورل کیونٹی سینٹر اوستہ محمد
- ۲۳۔ ڈسٹرکٹ مراد جمالی: (۱) رورل کیونٹی سینٹر ڈیرہ مراد جمالی
- ۲۴۔ ڈسٹرکٹ تربت: (۱) رورل کیونٹی سینٹر تربت (۲) رورل کیونٹی سینٹر مند  
 (۳) رورل کیونٹی سینٹر تمب
- ۲۵۔ ڈسٹرکٹ گواور: (۱) رورل کیونٹی سینٹر گواور (۲) رورل کیونٹی سینٹر چیوں  
 (۳) رورل کیونٹی سینٹر اور ماڑہ

۲۶۔ ڈسٹرکٹ پنجکور: (۱) رول کیونی سینٹر پنجکور (۲) ادارہ بحالی مستحقین زکوہ پنجکور  
محکمہ ہذا کو وعست دینے کے لئے وزیر نئی پڑائی پانی ڈائریکٹرز اور ڈسٹرکٹ سٹھ پر اسٹاف  
ڈائریکٹرز اور ایک پوسٹ دائریکٹرز جزل کے لئے حکومت کے پاس تجویز زیر غور ہیں۔

نظامت خواندگی وغیرہ کی تعلیم مکار سماجی بہبود حکومت بلوچستان کے تحت کوئی بھی کیونی سینٹر  
اور رفاقتی ادارہ کا نہیں کر رہا ہے۔ لہذا اس سلسلے میں کوئی تفصیل نہیں ہے۔

جناب اپیکر: میر محمد اسلام پچکی ۰۰۲۷ دریافت فرمائیں۔

میر محمد اسلام پچکی: ۹ ستمبر ۱۹۹۹ء کو موخر ہوا۔ کیا وزیر سماجی بہبود از راہ کرم مطلع فرمائیں گے۔ کہ  
ادارہ سماجی بہبود کے تحت اس وقت صوبہ میں کل کس قدر کیونی سینٹر ز اور رفاقتی ادارے ہیں۔

جناب اپیکر: سوال نمبر ۰۰۲۷ پر کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

میر محمد اسلام پچکی: جناب میں یہ ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو اربن (شہری) کیونی سینٹر ہیں  
اور رول (دیہاتی) کیونی سینٹر ہیں ان میں اخراجات میں کتنا فرق ہے؟

جناب اپیکر: اخراجات کا فرق بتائیں۔

میر محمد اسلام پچکی: میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کا ذیز اُن ایک ہے۔

جناب اپیکر: کسی جگہ ایسا ہوا ہے کہ کہیں زیادہ خرچ ہوا اور کہیں کم ہوا ہو۔

میر محمد اسلام پچکی: یہاں نہیں دیا ہوا ہے۔

میر محمد اسلام پچکی: میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان میں جو ذیز اُن اور اخراجات کا کتنا فرق ہے؟  
اخراجات کا بتائیں؟

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ (وزیر): آپ یہ پہلے بتائیں کہ اربن کیونی اور رول کیونی  
کا کیا معنی ہے۔ (مداغلت)

میر محمد اسلام پچکی: اربن شہری ہوتا ہے اور روادیہاتی ہے۔

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ (وزیر): شہری اور دیہاتی دفاتر کا کیا فرق ہے ہم نے اکثر

جگہوں پر دفاتر کرائے پر لیا ہوا ہے۔

میر محمد اسلم پچکی: سوال کا جواب صحیح نہیں ملا ہے میں مطمئن نہیں ہوں خیر۔

جناب اپسیکر: وہ آپ کو کیا بتائیں۔ (مدخلت)

ڈاکٹر تارا چند: جناب صفحہ نمبر ۳۰ پر سیریل نمبر ۱۶ ہے۔ بھی اربن کیونٹی سینٹر دسرا ہے روڈ کیونٹی سینٹر بھی۔ تو مولانا صاحب سے اس کا ایڈرس چاہیئے ہمیں شک ہے کہ یہ دونوں سینٹر موجود ہی نہیں رکھتے ہیں۔ تو مولانا صاحب سے اس کا وہ بتاسکتے ہیں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر): جناب ہمیں ڈاکٹر صاحب کے گھر کا ایڈرس چاہیئے۔

جناب اپسیکر: Thank you very much question hour is over

وقت سوالات بیج مورخ سوالات ختم ہوئے۔ اب رخصت کی درخواست پڑھئے۔

(رخصت کی درخواستیں)

اختر حسین خان (سیکریٹری اسمبلی): میر فائق علی جمالی صاحب وزیر محنت نے اطلاع دی ہے کہ اسلام آباد میں ہیں اس لئے وہ آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے ہیں۔

جناب اپسیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کو منظور کیا جائے۔ رخصت منظور کی گئی۔

سیکریٹری اسمبلی: میر اسرار اللہ زہری وزیر بلدیات نے اطلاع دی ہے کہ وہ آج اسمبلی کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے ہیں۔

جناب اپسیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کو منظور کیا جائے۔ (رخصت منظور کی گئی)۔

سیکریٹری اسمبلی: سردار حفیظ اونی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ آج اسمبلی کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے ہیں۔

جناب اپسیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کو منظور کیا جائے۔ (رخصت منظور کی گئی)

جناب اپسیکر: کیا آج زیر و آور کہنا چاہئے ہیں۔ تو we come to zero hour

(زیر و آور)

پرس موسیٰ جان: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔

شکریہ جناب اپنیکر: میں جناب آپ کی توجہ جس کے متعلق حاجی بہرام خان اچکزی صاحب کا ایک بیان بھی آیا ہے میں ان کا تائید کرتے ہوئے کہوں گا کہ یہ گرین فریکٹر جو ہیں سب افغانستان کے بارڈر پر بک رہے ہیں کیونکہ ان کا تعلق ایسے علاقے سے ہے جس کا بارڈر سے متعلق علاقہ ہے تو یہ گورنمنٹ نے جو دیئے تھے لوگوں کو زراعت کے لئے دیئے تھے لیکن جناب یہ زراعت کے لئے استعمال نہیں ہو رہے ہیں یہ تو افغانستان کے بارڈر پر بک رہے ہیں تو میں حاجی صاحب کا مکمل تائید کرتا ہوں اور وزیر اعلیٰ صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کم از کم وزیر و اخلاق صاحب اس کا نوٹس لیں گورنمنٹ پاکستان کا اتنا پسہ اس پر ضائع ہوا ہے ہمارے ملک کے ہیں وہاں کوڑیوں کے دام بکیں گے اور کوئی پوچھنے گا نہیں کہ یہ کہاں گئے تو میں یہ کہوں گا کہ جتنے فریکٹر بارڈر پر گئے ہیں ان کو سیل کیا جائے اور ان کو بلوچستان حکومت اپنی تحویل میں لے اور جن لوگوں نے یہ فریکٹر بیچے ہیں ان کے خلاف کارروائی کی جائے تاکہ ہمارا ملک کا چیز اتنا لاوارث نہ ہو۔

جناب اپنیکر: ڈاکٹر تارا چند۔

ڈاکٹر تارا چند: جناب آج آخری اجلاس ہے اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے حلقوں کا مسئلہ ہے کہ بروری روڈ پر گولی مار چوک کے نزدیک ایک ہندو سکھ کا مشترکہ شمشان گھاٹ ہے وہاں پر نزدیک آبادی ہے کچھ لوگ قبضہ کر رہے ہیں تو اس لئے میری حکومت سے گزارش ہے کہ اس کا قبضہ ہٹانے کے لئے کوئی اقدام کریں۔

جناب اپنیکر: سردار اختر مینگل۔

سردار اختر مینگل: شکریہ جناب اپنیکر آج چونکہ زیر و آور کا فائدہ اٹھاتے ہوئے جن کا تعلق فیڈرل گورنمنٹ سے ہے کیونکہ مسئلے دو ہیں ایک دوسرے سے گلکسی ہیں جناب اپنیکر جیسے فیڈرل گورنمنٹ میں ملازمتوں کا کوئی رکھا گیا ہے بلوچستان کے لئے۔ اور اس میں ہمارے ہی ایس ایس کے جو خاص کر امتحانات ہوتے ہیں تقریباً دو سو بیس کے قریب نشیں ہوتی ہیں۔ اس میں سات سے آٹھ

نشیں بلوچستان کے لوگوں کے لئے مخصوص کی جاتی ہیں لیکن جناب امیرکر بدستی یہ ہے کہ وہ جو سات آنٹھ نشیں ہیں ان پر یہاں کے مقامی لوگوں کی بجائے یہاں کے فلی ڈو میسائل بنائے ہوئے وہ حضرات جو یہاں پر ڈی ایم جی سے تعلق رکھنے والے افسران ہیں جب ان کی یہاں پوسٹنگ ہوتی ہے وہ اپنے اولادوں کو اپنے بیٹوں کو اپنے بھیوں کو اسی موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اگر کسی کی پوسٹنگ ڈپٹی کمشز ہوئی ہے اس نے اپنے رشتہ داروں کو ڈو میسائل بنانے کر دئے دیا کسی کی پوسٹنگ بطور کمشز ہوئی ہے اس نے اپنا اثر و سوخ استعمال کرتے ہوئے وہ ڈو میسائل اپنے رشتہ داروں کو عزیزوں کو دے دیا جس سے ہمارے مقامی جو ہیں ایک تو ہمیں کوئی ملتا نہیں ہے۔ مشکل سے سات آنٹھ پوش ملتی ہیں اس میں سے پچاس سے سانچھے فیصد ڈو میسائل والے لوگ لے جاتے ہیں جو میں یہاں پر یہ بات ثابت کروں گا کہ یہاں پر جویں ایس ایس کے امتحانات ہوئے ہیں۔ اس میں جو تین چار Appear ہوئے ہیں جن کا تعلق اسلام آباد سے ہے اور اس اثر و سوخ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے انہوں نے فلی ڈو میسائل بنانے کے لیے اس کی حق تلفی کرتے ہوئے ان پوسٹوں پر جا کر انہوں نے یو دیے ہیں۔

(۱) عرقان علی زیدی ولد اختر علی زیدی H.No.49 street No 39/8/2 Islam abad اس کا ایڈرس ہے لیکن یہاں پر اس کا ایڈرس ہے۔ آغا منزل عثمان روڈ کوئک۔ ڈو میسائل بنادیا ہے اور آج جویں ایس ایس کے امتحان ہو رہے ہیں اس میں وہ انہیں ہوئے ہیں۔ جو ڈی جی پاپلیشن تھے بلوچستان میں کام کیا اور ڈو میسائل بنادیا۔

(۲) محمد اظہر اکرم ولد اکرم راجپوت فیصل آباد کاربئنے والے ہیں ہاؤس نمبر دو بلک ڈبلیو گلی نمبر دو میں ناکن فیصل آباد۔ اور یہاں کا ایڈرس دیا ہے ہاؤس نمبر ۲۔ انسس۔ بھاگ مل اسٹریٹ مسجد روڈ کوئک۔

(۳) ماریہ عجائز سرور ولد خوبجا عجائز سرور ہاؤس نمبر ۱۶۔ اسٹریٹ نمبر ۳۹ جی۔ ۱۰۔ اسلام آباد۔ اور یہاں پر جو ایڈرس دیا ہے ہاؤس نمبر ۲۳ بلوچ اسٹریٹ کوئک۔ کوئی بھی یہاں آفیسر ہوں یا ان سے کوئی تعلقات ہوں ایک تو ہمیں کوئی نہیں ملتا ہے اگر ملتا

ہے۔ تو اکثر یہ لوگ ہمارے کوئے سے ملازمتیں حاصل کر لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ جناب اپنے  
جیا جیکل سروے آف پاکستان جس کی بیانات جس کا ہمیڈ کوارٹر اس صوبے میں اس لئے رکھا گیا ہے کہ  
معدنیات کے بڑے سے بڑے ذخائر یہاں موجود ہیں اور جن کی دریافت کرنا حکومت کی ذمہ داری  
ہے اس کا ہمیڈ کوارٹر یہاں رکھا گیا ہے۔ ان آفیسروں کی لست کو دیکھا جائے جناب اپنے، اس کا تعلق  
بھی اس صوبے سے نہیں ہے آپ ڈاکٹر یکٹر جزل کا تعلق سندھ سے ہے۔ ڈپٹی ڈاکٹر یکٹر جزل کا اپنی  
اور تقریباً تین ڈپٹی ڈاکٹر یکٹر جزل ہیں ان میں سے ایک کا تعلق پنجاب سے ہے ایک کا تعلق فرنس سے  
ہے ایک کا تعلق سندھ سے چیف جیلو جسٹ ہیں ایک پوسٹ ہے اس کا تعلق بھی پنجاب سے ہے۔  
ہمارے بلوچستان سے جناب اپنے صاحب صرف اسٹنٹ ڈاکٹر یکٹر ہیں۔ اس میں اور ان  
اسٹنٹ ڈاکٹر یکٹر کوں کی لست میں آپ کو مہیا کرنے میں آپ کو تقریباً سو ہیں یا سو سے زیادہ ہیں اور  
یہاں تک کہ چیز اسیوں کو بھی دوسری جگہوں سے بھرتی کیا گیا ہے۔ ان ۹۳ میں چار آپ کے  
اسٹنٹ ڈاکٹر یکٹر مظفر سلطان ہیں جو کہ ڈو میسائل ہیں۔ آپ کے، ایک مسٹر جان محمد ہیں ان کا تعلق  
یمن سے ہے ایک مسٹر حسین علی ہیں وہ بھی ڈو میسائل ہیں۔ چھ کے قریب آپ کے ڈو میسائل ہیں اور  
پانچ جو ہیں وہ آپ کے سن آف سوائل کہا جائے وہ ہیں اس کے علاوہ اسٹنٹ ڈاکٹر یکٹر جو ہیں تقریباً  
۹۶ ہیں دو پونٹیں آپ کی خالی پڑی ہیں تمام کی تمام دوسرے صوبوں سے بھرتی کئے گئے ہیں۔ میں  
صوبائی حکومت اور وزیر اعلیٰ چونکہ آج ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس مسئلے کو فیدرل گورنمنٹ سے  
فیک آپ کریں کہ کم از کم اسٹنٹ ڈاکٹر یکٹر اور وہ جو پرموٹ ہونے والے ہیں۔ اب جو تین پونٹیں  
خالی ہیں ڈپٹی ڈاکٹر یکٹر کے لئے پرموٹ ان کو یہاں سے ہونا تھا لیکن انہوں نے پرموشن بھی پنجاب  
سے بھرتی کئے ہوئے لوگوں کی دی گئے اور ان کو ڈپٹی ڈاکٹر یکٹر کی پوسٹ پر پرموشن دیا گیا ہے کوئے کے  
حساب سے جی کوئہ کیوں کہ پنجاب کا پہلا آتا ہے باری ان کی آتی ہے پرموشن بھی ان کی  
پونٹیں جب ہوتی ہے تو بھی باری پہلے پنجاب کی آتی ہے۔ انکو پونٹیں دی جائی ہے اور اس  
تمام میں اس صوبے کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ حالانکہ ہمیڈ کوارٹر بھی کوئے میں ہے۔ تو یہ دو اشوٽ ہے۔ جو میں

آپ کے اور روزیہ اعلیٰ کے نوش میں لانا چاہتا تھا۔ شکریہ، جناب اپنیکر۔

میر محمد اسماعیل پکی: شکریہ جناب اپنیکر میں ایک اہم موضوع پر زیر و آور میں اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ اخبارات میں ایک دو روز سے خاص کر مشرق میں اور اخباروں میں چلنے والے ہستائے کے بارے میں خبریں آ رہی ہیں کہ چلنے والے ہستائے موت کی وادی میں تبدیل ہو گیا ہے۔ اور مسیحاؤں نے قاتمکوں کا روپ دھار لیا تو چلنے والے ہستائے کوئی میں چاہیدے جو من ایڈ سے یہ رونی امداد سے ہستائے بنایا ہے۔ جس پر کروڑوں روپے خرچ ہوا ہے اور اس میں ایک مخصوص گروپ نے اس کی بورڈ آف ڈائریکٹریں آپ اپنی مرضی سے بنائی گئی ہے اور اس میں شکایت یہ ہے کہ وہاں صحیح ڈائریکٹریں ہیں۔ ڈائریکٹر جو ہیں وہاں ایک لاکھ سامان تک ان کو تنخوا ہیں دی جاتی ہیں۔ اور اس میں کندھیں بھی یہ ہے کہ وہ پرائیویٹ پریکٹس نہیں کر سکتے۔ لیکن وہ پرائیویٹ پریکٹس بھی کر رہے ہیں۔ اور وہاں لاکھوں روپے تنخوا بھی لے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ فیس اتنی زیادہ ہے کہ چھ سو روپے تک وہاں داخلے کے لئے ایک عام غریب کے بس سے باہر ہے تو میں یہ موجودہ حکومت اور قائد ایوان بیٹھے ہوئے ہیں ان کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں چونکہ یہ ایک اہم منصوبہ ہے جس میں بلوچستان کے پھوپھوں کے لئے کوئی ہستائے نہیں ہے اس کی مگر اتنی کی جائے تاکہ اس میں بدعویٰ یا نہ ہوں۔ صحیح ڈائریکٹر ہوں اسی اخبار میں خبر ہے کہ ایک کنسٹنٹنٹ جو وہاں موجود ہے اس کو ایک ماہر چلنے والے ڈائریکٹر کے تنخوا دی جا رہی ہے۔ تو اس کی تحقیقات ہونی چاہیئے اور میری کچھ تجویز ہیں کہ اتنے بڑے منصوبے کو چلانے کیلئے کم نہ کم منتخب اراکین پر مشتمل ایک بورڈ آف ڈائریکٹر قائم کیا جائے اس کے علاوہ یہاں پھر حکومت بلوچستان کی طرف سے ایک ہبند آٹھ ہے جو میں آپ کے حوالے کر دوں گا اتنے امداد ملنے کے باوجود رکاوٹ کو ڈنڈ سے بھی کافی پیسے ملے ہیں مریضوں کے لئے تو میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ زکوٰۃ فضائل سے کتنے ملے ہیں مریضوں کیلئے اب زکوٰۃ فضائل بھی مل رہا ہے اور یہ رونی امداد بھی مل رہا ہے اور اس کے باوجود اتنے بہت طریقے پر وہاں علاج کیا جا رہا ہے یہ ہستائے غربیوں کے لئے بنا تھا۔ میری تجویز ہے کہ اس کو بلکل مفت ہونا چاہیئے بجائے اس کے ایک کیس کے لئے چھ سو سات روپے ہو۔

بلوچستان میں بچوں کا اور کوئی اپیشٹسٹ اپنال نہیں ہے بلکہ اس کو مفت کیا جائے اور اس کے انظام کو بہتر بنایا جائے۔

**جناب اپیکر:** میر محمد عاصم گیلو صاحب۔

**میر محمد عاصم گیلو صاحب:** جناب والا امن و امان کا مسئلہ ہے بلوچستان یونیورسٹی کا جو واقع ہوا ہے وہاں ایک غیر ملکی طالبعلم کو وہاں پر قتل کیا گیا آج چیف مسٹر صاحب بیٹھے ہیں میں ان کی توجہ اس طرف مدول کراؤں گا میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں یہاں قتل و غارت گری وہی رہتی ہے وہ اور بات ہے اگر ہم غیر ملکیوں کو قتل کریں تو آئندہ بلوچستان میں کوئی بھی نہیں آئے گا۔ یہ اسٹوڈنٹ تھا پڑھنے کیلئے آیا اگر ایسے واقعات ہوتے گے تو کوئی بھی نہیں آئے گا آپ لوگوں کو غیر ملکیوں کو دعوت دے رہے ہیں کہ یہاں پر سرمایہ کاری کریں اگر آپ ان کو تحفظ دیں گے تو میں حکومت سے گزارش کرتا ہوں چاہے اسٹوڈنٹ ہو، سرمایہ دار ہو ان کی جان مال کی حفاظت کو یقینی بنائیں اگر یہ حال ہوا تو پھر یہاں بلوچستان میں کوئی بھی نہیں آئے گا۔

**جناب اپیکر:** سردار غلام مصطفیٰ ترین۔

**سردار غلام مصطفیٰ ترین:** جناب والا میں وزیر اعلیٰ اور وزیر داخلہ کی توجہ اس طرف دلاوں گا کچھ دن سے ہم چیخ رہے ہیں کہ وفاقی حکومت یہ کر رہا ہے وہ کر رہا۔ ایف سی یہ کر رہا ہے وہ کر رہا ہے جناب ہم اپنے صوبے کے اندر صوبائی حکومت کے اختیارات میں جو پولیس جیسیں لگے ہوئے ہیں اور لوگوں کو تجھ کیا جا رہے ہیں ہماری روایات کے خلاف ہمارے صوبے کے روایات کے خلاف پولیس والے بیس موڑیں کھڑا کر کے لوگوں کو اتار کر کے اس میں عورتیں بھی بیٹھی ہوتی ہیں اور ان کی جامن ملاشی لی جاتی ہے۔ اتنا بے عزت کیا جاتا ہے کہ انسان تصویر بھی نہیں کر سکتا اگر ہم یہاں چیختے ہیں ایف سی یہ کر رہا ہے وہ تو مرکزی حکومت ہے وہ تو ہم سے زور ہیں لیکن یہاں جو ہم خود کر رہے ہیں کشم ہے اس کے ساتھ پولیس کا جیسیں لگا ہوا ہے جیسیں یہ معلوم نہیں ہے کہ پولیس کا یہ جیسیں اس کے اختیارات کیا ہیں وہ کس لئے انہوں نے جیسیں لگایا ہوا ہے۔ اس لئے لوگوں کو بے عزت کیا جائے

خواتین کو بے عزت کیا جائے۔ یہ ہماری روایت کے خلاف ہے پولیس کی چینگ ہرگاڑی کو روک کر آپ پتہ کر لیں کہ لوگوں کو متنابع عزت کیا جاتا ہے یہ صوبائی حکومت کا اپنا مسئلہ ہے پولیس کے اس رویہ کا نوٹس لیں۔

جناب والا یونیورسٹی اور کالجوں کے معاملے کے متعلق بھی ایک عرض ہے پشوون خواہ ملی عوامی پارٹی کے جو طالب علم ہیں پرمکن ہیں تعلیم چاہتے ہیں لیکن جناب والا اگر حکومت صحیح معنوں میں طلب کی مشکلات حل کریں یہ جو یونیورسٹی وہاں بننے ہوئے ہیں۔ جس پارٹی کا بھی ہو وہاں طالب علموں کی نبے حد مشکلات ہیں جو وہاں کوئی سنتا ہی نہیں ہے۔ حکومت ان کی مشکلات سنتا نہیں ہے۔ آپ کیمی بخا میں جس میں حکومت کے نمائندے ہوں طالب علموں کی مشکلات کو نہیں۔ پارٹیوں کو بلا کیں اس کا آپ ذرا نہیں۔ ایک طرف آپ نے یونیورسٹی کے وائس چانسلر کی بات سنی ہے اور طلباء کی بات نہیں سنی ہے کہ طلباء کیا چاہتے ہیں طلباء کا نہیں کہ صرف انہوں نے یونیورسٹی کو خراب کرنا تھا۔ جناب والا میں وزیر اعلیٰ کی توجہ اپنے حلقوں کے ڈگری کالج کے پانی کا مسئلہ ان کے نوٹس میں لاتا ہوں۔ جناب والا وہاں بورلگ چکا ہے صرف ایک مشین اور پاپ وغیرہ کی ضرورت ہے اور ہائل کا مسئلہ ہے یہ یونیورسٹی اسی لئے بننے ہیں میں اپنے پشین ڈگری کالج کی مثال دیتا ہوں۔ جناب والا آپ جا کر دیکھیں۔ میں مولانا امیر زمان سے یہ لگل کروں گا کہ وہ کل آیا اس کے بجائے وہ کالج کا دورہ کر لیتا۔ اسکلوں کا دورہ کر لیتا مشکلات سن لیتا تھا۔ لیکن انہوں نے جا کر تالے توڑے اسٹوروں کے کہ ہم چیک کرتے ہیں کسی کو کہ یہاں مال پڑا ہے یا نہیں۔ یہ کہاں کا انصاف ہے آپ اسٹوروں کے تالے توڑتے ہیں کسی کو پتہ نہیں ہوتا ہے دیکھتے ہیں کہ یہاں سامان پڑا ہوا ہے کہ نہیں جناب آپ کالج میں جائیں ہمارا ڈگری کالج ہے وہاں ہائل دیکھیں اسکے ششٹے ٹوٹے ہوئے ہیں ان کا رنگ روغن نہیں ہے ان کا پانی نہیں ہے انکے لئے کچھ نہیں تو جناب اس ماحول میں لوگ کیسے تعلیم حاصل کریں۔ گلیوں بے بنچ آکر ہوشلوں میں رہتے ہیں اور وہاں پینے کے پانی تک کا بندوبست نہیں ہے تو جناب والا یونیورسٹی والے اسٹوڈنٹ پشوون خواہ عوامی میں پارٹی یہ آواز ضرور اتحاد میں گے خواہ خواہ اتحاد میں گے کہ آپ مجھے پانی بھی نہیں

دیتے ہیں آج میرے رہنے کیلئے صحیح جگہ کا بندوبست نہیں کرتے ہم میلوں سے یہاں آکر رہتے ہیں  
جناب والا اگر حکومت اسٹوڈنٹ کے مطالبے حل کر لیتے تو ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ کوئی اسٹوڈنٹ  
پکنے نہیں کریگا۔ بشرطیکہ آپ ان کے مطالبے حل کریں۔ شکریہ۔

**جناب اپیکر:** آپ بسم اللہ خان بولیں گے۔

**بسم اللہ خان کا کڑ (وزیر):** جناب ہماری طرف ملینی چیک پوسٹ ہے کیونکہ میں یہاں  
سے روزانہ جاتا ہوں۔ میں وزیر دا خالہ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ جیسے سردارِ مصطفیٰ نے کہا ہے۔

**جناب اپیکر:** دیکھئے بولتے آپ ہیں شرم مجھے آتی ہے آپ کس کے خلاف بول رہے ہیں۔

**بسم اللہ خان کا کڑ:** میں خلاف نہیں بول رہا ہوں میں توجہ دلا رہا ہوں آپ پہلے مجھے نہیں۔

**جناب اپیکر:** آپ اپنی توجہ کا بینہ میں دلا کیں۔ کل وہاں چھوٹھے بیٹھے رہے کیوں نوٹس میں نہیں  
لائے اگر وزراء صاحبان خود انھوں کر خلاف بات کریں گے تو یہ فلطہ ہے۔ قواعد کے مطابق نہیں ہے آپ  
آپس میں بات کریں اپنی کامیبیت میں بات کریں۔ وزیر اعلیٰ کی کامیبیت ہے اس میں بات کریں۔ وزیر اعلیٰ  
کی کامیبیت ہے اس میں بات کریں آپ سب کامیبیت کے مجرم ہیں کل آپ بیٹھے رہے ہیں یہ حزب اختلاف  
بات کرتا ہے آپ جواب دہ ہیں آپ کس سے جواب چاہتے ہیں۔

**بسم اللہ خان کا کڑ (وزیر):** اگر آپ کا مودہ ہے پھر محکم ہے۔

**جناب اپیکر:** آپ بھائی میری حکومت میں ہیں یا اس طرف آکر بیٹھ جائیں آپ کریں جتنی  
بات کر سکتے ہیں۔ ●

**جناب اپیکر:** اس کا کون جواب دے گا جی مولا نا صاحب۔

(زیر و آور کے جوابات)

**مولانا امیر زمان (سینئر فشنر):** جناب اپیکر جتنے مجھے ہیں ان کے متعلق سوالات ہیں ان  
کی وضاحت کرتے ہیں میں صرف ایک سکتے کی وضاحت کروں گا جو مصطفیٰ خان نے اخھایا ہے یہ  
بات صحیح ہے کہ ہم کل پیشیں گئے تھے اب مصطفیٰ خان اگر اس کو اٹھی طرف لے جائے اس بات کا دوسرا

رخ ہے جو صحیح رخ ہے ہم جب وہاں گئے تو لوگوں نے اعتراض اٹھایا تھا کہ یہاں ایجوکیشن کے نہاد پہنچے ہیں نہ فرنچ پہنچے ہیں نہ کتاب ہے کچھ بھی نہیں ہے اعتراض کیا گیا تھا جس طرح کہ یہاں اسی میں فلور پر بار بار یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ تو ہم نے مجسٹریٹ کو بھی بلا یا اور شہر کے لوگوں کو بھی ساتھ کیا کیونکہ اس وقت ساز ہے تین بج رہے تھے اس وقت اسٹور کپر موجود نہیں تھا۔ ذی اوکی موجودگی میں اور مجسٹریٹ کی موجودگی میں ہم نے کہا کہ ایک تالہ اتنا مسئلہ نہیں ہے آپ جا کر یہ تالا توڑ دیں لوگوں کو دکھائیں کہ سامان ہے یا نہیں ہے۔ تو وہاں جا کر ہم نے سامان اس کو دکھایا۔ پھر ہم نے ذی اوکی کو بھی کہا کہ جہاں اسکوں میں ضرورت پڑتی ہے آپ محسوس کرتے ہیں یا عموم محسوس کرتے ہیں۔ یہ سامان ہے صوبائی حکومت نے بھیجا ہے ایسا نہیں ہے کہ سامان نہیں ہے لہذا اسکوں میں آپ ضرورت دیکھتے ہیں وہاں آپ بے شک تقسیم کرو اور اس کو دے دیں۔ لہذا ایکام ہم نے یہ نیک نیتی کی بنیاد پر کیا ہے اب اس کو نہ لیں یہ بھی ہم نے آپ کے لئے کیا ہے آپ یہ نہ کہیں۔ کہا آپ جا کرتا لے تڑا لتے ہیں جب آپ لوگوں نے اعتراض اٹھایا وہ کہتے ہیں کہ آپ کانج اور ہسپتال کیوں نہیں گئے تھے۔ یہ ضلعی ہیڈ کواٹر میں تمام ضلعی سربراہان کا اجلاس تھا انہی مسائل پر توهہ مسائل جن کا وہاں ذکر ہوا ہے چاہے ہسپتال کے ہیں سکول کے ہیں کانج کے ہیں سکول کے ہیں، واٹر سپلائی کے ہیں جو کچھ بھی تھے وہ آئیں گے ہم انشاء اللہ تمام حکموں کے حوالے سے اس کا حل بھی ڈھونڈ لیں گے۔ تو اس بنیاد پر ہم گئے تھے اور اس بنیاد پر وہ کارروائی ہم نے کی ہے۔ مصطفیٰ خان جو کہتے ہیں۔ شکر یہ

جناب اسپیکر: سردار صاحب۔

سردار عبدالرحمان گھیرت ایں (وزیر تعلیم سینڈری): چنان یونیورسٹی کی انہوں نے بات کی ہے اور میں سردار صاحب کی بات کو اپنی مشیخت کرتا ہوں۔ اور ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہمارے کسی ایم کی سربراہی میں اس ایوان سے ایک کمیٹی تشکیل دے دیں جو بھی مسٹر یونیورسٹی کے عہدے دار ہیں وہ میٹھے جائیں اور اس یونیورسٹی کی بہتری کے لئے ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے صوبے میں تعلیم کا معیار بلند ہو اور اس کی بہتری کے لئے جو بھی لائق عمل تیار کریں میں اشورنس دیتا ہوں کہ ٹریڈری

بھر سے ہمارا مکمل تعادون ہو گا اس سائیڈ کے لوگوں کے ساتھ۔ تو سی ایم صاحب خود دلچسپی لے رہے ہیں کہ یہ چیز جو ہے ہم اس کو آگے بڑھائیں۔

جناب اپنیکر : آپ یہاں سے ایوان کی ایک کمیٹی ہنانا چاہتے ہیں آپ بالکل ہنادیں ب۔ سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم سینئر ری) : یہی ہاں آپ بتا دیں ہماری ایم اس میں پہلے کافی دلچسپی لے رہے ہیں تو آپ سے گزارش ہے کہ اس میں جو بھی اس طرف سے ساتھی آئیں۔

مولانا امیر زمان (سینئر مفتخر) : جناب اس بارے میں گورنر صاحب سے بات ہو گئی ہے جو کہ یونیورسٹی کے چانسلر بھی ہیں رابطہ کیا ہے انہوں نے اس حوالے سے مینگ رکھی ہے اور یونیورسٹی کو بدار ہے ہیں طلباء کو بدار ہے ہیں وہ اس چانسلر سے اس بارے میں پہلے ایک مینگ ہو چکی ہے اب دوسرا مینگ ہے میرے خیال میں ہاؤس کو کمیٹی کی ضرورت نہیں ہے وہ بدار ہے ہیں۔ ہم ان سے تعادون کر لیں گے طلباء کا مسئلہ ہو گا یونیورسٹی کا ہو گا۔

جناب اپنیکر : ہماری نسل ہے ہماری اولادیں ہیں ہمارے پچے ہیں۔ سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم سینئر ری) : یہ ایوان جس طرح سے چاہے بہتر ماحول بہتر طریقہ کار پرائیوریت اسکولوں کا جو اجراء داری ہے وہ جسے چاہے یہ ایوان ہمارا بھائی ہے جس طرح چاہے کریں گے۔

جناب اپنیکر : صحیح ہے بہت ہے۔ یہ احساس تو ہے کہ ہم اپنے نسل کو کم از کم تعلیم تو صحیح دیں۔ سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم سینئر ری) : ہاں تباہ ہو رہی ہے ہم خود سمجھتے ہیں کہ تباہ ہو رہی ہے۔ اسی فلور کے حوالے سے یہ ہمارے ساتھی میٹھے ہوئے ہیں ٹریزری بھر تو اپنی جگہ پر ہے میں گزارش کروں گا کہ اس طرف والے ساتھیوں سے کہ ایجو کیشن کے حوالے سے پرائزی سائیڈ پر بکس اور فرنچیز جو بھی Purchases ہماری کہیں پر بھی جیسا کہ سردار صاحب نے مجھے بتایا کہ انہوں نے استور توڑا اور وہاں سامان موجود تھا اور وہاں پر چیزیں موجود تھیں میں اس ایوان کے

تو سط آپ کے توسط سے تمام ساتھیوں سے گزارش کروں گا کہ ایک ڈیک یا ایک نائب یا اس قسم کا جو بھی میری میل ہم سپلائی کر رہے ہیں آ کر ہمارے ڈائریکٹریٹ میں چیک کریں سو چیزیں ہم نے خریدی ہیں وہ سوکی سو ہونی چاہئیں۔ اگر کہیں پر بھی کمی بیشی ہے میرے علم میں لائیں میں کارروائی کروں گا یا کتا میں مختلف انبوکیشن کی یونین ہیں یا کسی آدمی کی سفارش پر ہم نے کچھ نہیں کیا تو وہ کہہ دیتا ہے کہ بکس نہیں ہے فلاں چیز نہیں ہے میں چینچ سے کہتا ہوں کہ جو بکس ہم نے خریدی ہیں میرے دور حکومت میں۔ میں سلیم یا پچھلے دور کی بات نہیں کروں گا میں اپنے دور کی بات کروں گا کہیں پر ایک سٹ کی کمی ہو آ کر ہمارے رجسٹر چیک کریں میں اس طرف کے ساتھیوں کو اجازت دے رہا ہوں۔ پچھلی وفہ بھی میں نے رحیم مندو خیل کو کہا تھا کہ ایک کمیٹی بنا کیں آج سردار صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ہمارے درمرے ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں میری طرف سے مکمل اجازت ہے میرے علم میں لائیں کہ ہم نے فلاں کمیٹی بنائی ہے کہ ہم چیک کریں گے۔ پر انہری انبوکیشن کے ڈائریکٹریٹ کو ہمارے اشناک رجسٹر چیک کریں ہمارے استور چیک کریں میں کہتا ہوں کہ اگر کہیں بھی کمی ہے جو بھی کتا میں یا میری میل ہم سپلائی طلباء کو فری فراہم کر رہے ہیں کوئی کمی میرے علم میں نہیں لائی گئی۔ وہ میرے علم میں لائیں اگر ہے تو ان اہل کارروائی کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے گی۔ شکر یہ۔

جتناب اپنیکر: شکر یہ قائد ایوان صاحب۔

میر جان محمد جمالی قائد ایوان (وزیر اعلیٰ): شکر یہ جتناب اپنیکر۔ زیر و آور پر جو کچھ دوستوں نے نکالتا ہے ہیں میں ان کا جواب دوں پچھوڑ پڑتیں بھی ہیں اور جہاں ان کے تعاون کی ضرورت ہے وہ بھی گزارشات کروں گا۔ سب سے پہلے پرنٹ موسیٰ جان نے گرین ٹریکٹر کا مسئلہ انھیا اور جتناب یہ میری نظر سے خبر گز رہی ہے کہ حاجی بہرام خود بارڈر کے مسلک نماندے ہیں ایک چیز ضرور ان کے نوش میں آئی ہے کہ ہمارے جوز میں ہے اس کی پاس بک بناتے ہیں کھاتے بناتے ہیں پھر یہ چیز حاصل کر سکتے ہیں ابھی ایک زمیندار جس کا قرضہ اندازی میں نکل آیا ہے ٹریکٹر۔ وہ بازار سے ایک لاکھ کم ہے اور جلد وہ اپنی اس ذاتی چیز پر رقم بناتا چاہتا ہے اس کو کیسے روکیں اس کی بالکل عجیب

صورتحال ہے اس کو کہ ایک آدمی اپنا ذاتی ٹریکٹر بچ رہا ہے اس کو کیسے روکا جائے یہ خود ان کی کمزوری ہے یا ان کی ضرورت ہے لیکن جو بات انہوں نے تو شہ میں لائی ہے میں یہ کوشش کروں گا کہ یہ میں اپنی سول انتظامیہ کے نوش میں لا دوں کہ آپ کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ ٹریکٹر وہاں روک لیں اور ان کے مالکوں کو کہیں کہ اپنے ٹریکٹر وہاں لے جائے یہ کر سکتے ہیں اگر ایف سی کو کہا تو کوئی نہ کوئی پھر پھٹا کر کے ہمارے لئے مسئلہ بنادیں گے۔ ان کو ایک اجج کی گنجائش کا کہا تو وہ ایک میل آگے چلے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ انتظامیہ کے حوالے سے اور زرعی بینک کے حوالے سے کیونکہ زرعی بینک نے یہ ٹریکٹر دیے ہیں کیونکہ بہت سے کھاتے دار ہیں جنہوں نے پاس بکس کے عوض چیزیں لی ہیں ان پر یہ لوں ہے۔ اس میں ہمیں زرعی بینک کو Involve کرنا پڑے گا۔ اسلام آباد میں ان کے چیزیں میں سے بات ہو گی اور وفاقی وزارت کے ساتھ۔

دوسراؤ کمرٹارا چند صاحب نے مسئلہ انجامیا تھا شمشان کا۔ جیسے اجلاس ختم ہو وہ میرے ساتھ آ کر پیشیں میں ڈی سی کوفور آجائزت دوں کہ ان کے ساتھ چلے جائیں موقع پر دیکھیں کہ اگر قبضہ ہو رہا ہے اس کا تدارک کیا جائے میں اس اجلاس کے فوراً بعد میں ان کے لئے حاضر ہوں۔

سردار اختر جان نے سی ایس ایس کے پیوں کا مسئلہ انجامیا تھا جناب اپنیکر جس سال ہمارا صوبہ بناتھا خصوصاً جو شروع والے سال تھے ان میں جو ذومی سائل بنائے گئے اس کا تیجہ ہم آج تک مجھت رہے ہیں۔ جن افسروں کا آپ نے ذکر کیا ہے ان کے تو یہاں آپ کو روشن ملتے ہیں ان کی جڑیں ہیں یہ اختر زیدی اس کوئی کے زیدی فیملی کے ہیں۔ اور جب ان کی ڈپوشن پر پوسٹنگ فینڈر ل گورنمنٹ میں ہوئی تو وہاں ڈی جی گئے اور رئیسِ منت لے کر ادھر ہی بس گئے اور ان کا ذومی سائل اور ان کے رشتہ دار آج بھی ادھر ہیں اس طرح خواجہ اعجاز سرور کے سر۔ یہ خواجہ طارق کے برادر سبھی ہیں یہ وہ فیملی ہے اور ان کے والد یہاں ہیڈ ماسٹر تھے خواجہ مقبول یہ اس فیملی کے ہیں یہ جب افسر ہو گئے وہاں جا کر سیٹل ہو گئے۔

تیسرا مسئلہ راجپوت کا وہ بھی ادھر ہو گئے اس کی تحقیق ضرور کروائیں گے۔ کہ یہ یہاں سے

ہیں یا اس نے پھر misuse کیا ہوا ہے اس طرح محمد خان اچکزی وہاں سیٹل ہو گئے ہیں ابھی ریٹائرڈ ٹازہ ٹازہ ہوئے ہیں۔ اسلام آباد میں ممبر پلائیک کمیشن تھے تو وہ اور سیٹل ہو گئے تو اس کے جو بچے ہیں بلوچستان کے لوکل کافائدہ ہمیشہ اختاتے رہیں گے یہ کچھ وضاحتیں ہیں لیکن پھر بھی میں جناب اپنے کیری سمجھتا ہوں کہ یہ شکایت ہے اور پچھلے جواز کے پاس ہوئے ہیں میں نے خود دیکھا ایک لڑکے نے جا کر کیس بھی کرایا ہے اور جو ہمارے سینٹرز ہیں یہ نہیں میں۔ انہوں نے اس سلطے میں بہت تحریکیں ڈالی ہیں اور بہت کھنچائی کی ہے اسکیلشمشٹ کی۔ میں ان کو داد دیتا ہوں خاص طور پر جو ہمارے سینٹرز ہیں نیشنل اسمبلی کے ممبر کچھ زیادہ غیر حاضر رہ رہے ہیں لیکن سینٹرز ہمارے اس معاملے میں بہت ہی اثر ہیں آپ کو بھی یاد ہے آپ بھی اس زمانے میں یہ سکلا آپ بھی لیک اپ کرتے تھے آج بھی ہو رہے ہیں۔ نمائندگی کی بات جیلو جیکل سروے میں۔ تو ہم کہتے ہیں کہ ہماری نمائندگی نہ ہونے کے برابر ہے اور اس سلطے میں یہ نوبت آئی ہے کہ اب ہماری وفاقی حکومت کے ساتھ زدی اور گرمی بھی ہو رہی ہے۔ میٹنگوں میں پچھلے دنوں یہ نہیں کیا فارن افیئر ز کی کمیتی آئی۔ تو میں نے کہا فارن سروں کا کوئی نکوئی بلوچستان کا سفیر ہو گا حبیب الرحمن ہے کہ گستان میں۔ لیکن کوئی سیاسی نامزد کردہ ایک بھی بلوچستان کا نہیں ہے جتنے بھی آپ کے سفارت خانے ہیں اگر ایک سوچا سی ممالک ہیں دنیا کے ابھی سب کو تعلیم کرتے ہیں سوائے اسرائیل دوسروں کو تعلیم کرتے ہیں اور آپ کے سفارت خانے دیگر ممالک میں سو کے قریب ہیں کیونکہ تین چار ممالک کے لئے ایک بھی ہے سفارت کا۔ ان میں ایک بھی سرکاری حیثیت کے علاوہ سیاسی نامزد کردہ نہیں ہے۔ چناب سے آپ کو ٹھیں گے۔ مرحد سے آپ کو ٹھیں گے آپ کو سندھ سے ٹھیں گے جو بالکل آئے تھے فارن افیئر ز کمیتی ان کو بنا دیا گیا ہے کہ کوئی کوئی زیادتی کا آپ ازالہ کریں گے آتے ہیں کوئی دورہ کرتے ہیں ہم میزبانی کرتے ہیں ہمیں خوشی ہوتی ہے مہماں ہیں اور اگر سرکاری کام کرنا ہے تو ہمارا کام بھی کریں یا ان کے نوٹس میں لائے ہیں۔ اور اس ایوان کے توسط سے ہم نے اپنی جستجو جاری رکھتی ہے کہ ان چیزوں کو چیک کرنا ہے اور اس کے لئے عدالت میں جانا ضرور ہے میرے کی بات میں آپ کے نوٹس میں لاوں میں وہاں اسکیلشمشٹ میں

گیا کہ ہمارا مسئلہ ہور ہا ہے لوکل اور ڈو میسائل کا۔ ان کو یہ پتے نہیں تھا کہ لوکل کیا ہوتا ہے ڈو میسائل کیا ہوتا ہے اسلام آباد میں۔

میں نے ان کو فرق بتایا اگریزی زبان زیادہ سمجھتے ہیں امریکہ میں رینے اٹھنے کو امریکن کہتے ہیں اور بعد میں جو امریکن آئے ہیں سیلر ان کو امریکن کہتے ہیں۔ اس طرح ہمیں سمجھانا پڑا وہ یہاں کی کسی چیز کو نہیں سمجھتے ہیں نہ کوئی کی پالوشن کو کو سمجھتے ہیں۔ ہاں کوئے کے انگور، خربوزے، چیری بہت یاد آتی ہے لیکن وہ ہمیں سمجھنے میں بہت دیر لگاتے ہیں۔ جتنا برا صوبہ ہے اتنے زیادہ مسائل ہیں ہمارے دل و سین ہیں ہم اس کے لئے ایک مشترکہ قرارداد لاتے ہیں کہ ان تمام کوری چیک کیا جائے۔ میں یہ بات تسلیم کرتا ہوں کہ ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے ایوان کی کمیٹی بنائی جائے جو مسائل کو چیک کرے کوئی اس کے لئے لیگل پرو یجھر ہو میں یہ بات تسلیم کرتا ہوں اور یہاں بلوچستان کے ڈی ایم جی اقیتیت میں ہوتے جا رہے ہیں ابھی اپنے ڈی ایم جی آر ہے ہیں اس کے لئے ہمیں اپنے سینٹر ز اور قوی اسٹبلی کے ممبران کو بھی ساتھ لے کر چلانا ہے۔

اسلم چکی صاحب نے چلندر ان ہسپتال کا مسئلہ اخھایا کچھ چیزیں نوش میں لے آئے انہوں نے کہا بنا نے تک تو قارن ایڈھ تھا جسم تعاون کر رہے تھے۔ چلانے کے لئے اب ہماری ذمہ داری بنتی ہے لیکن انہوں نے جو سفارشات دی ہیں اور حل کا طریقہ بتایا ہے کہ نمائندے بھی اس کے لئے کام کریں اس ایوان کے مولانا صاحب نے کہا اس ہسپتال کا چلانے کے لئے انہیں پیسے نہیں ملا ہے صرف بلڈنگ بناؤ کراوز ارڈنے ہیں لیکن اس کو چلانا ہے لیکن اس کا حل ضرور نکالیں گے وزیر صحت اگلے اجلاس تک کوئی حل نکال کر آپ کو بتاویں گے۔

میر عاصم کرد صاحب نے مسئلہ اخھایا تھا غیر ملکی طاب علموں کے قتل کا اس کے متعلق بھی سردار ترین صاحب نے جو چینگ کی بات کی ہے اس کے متعلق عرض ہے اس اجلاس کے بعد جو اب تک تحقیق ہوئی ہے میں آپ کو بتاؤ نگاہ اور جو پولیس چینگ کا انہوں نے کہا ہے اب پولیس میں لوکل لوگ آگئے ہیں اور تمام پولیس والے لوکل ہیں ان کو کہیں گے جو ہمارے حدود ہیں طریقہ کار ہے اس

کے مطابق کام کریں جب کوئی سے کوئی گاڑی چھینی جاتی ہے تو اس طرف رخ کرتی ہے اور وہاں سے نشیات اور تھیمار بھی آتے ہیں اور سامان بھی آتا ہے یہ تمام چیزیں انٹرنس ہیں اجلاس کے بعد ان کو منگوا کر آپ کی تسلی کر دی جائے گی۔

ایک اور مسئلہ میر عاصم نے میرے نوش میں لایا تھا کہ مجھ پر چھینخ کو ڈیجھنل نہیں کیا ہے اور اسی طرح موی خیل کا بھل کا مسئلہ ہے اس کے لئے میں نے راجہ نادر پرویز سے رابطہ کیا ہے کوئی حل منتظر عام پر آجائے گا ہمارے وفاتی وزیر کچھ دوست ہیں جو ذاتی طور پر بلوچستان کے مسائل میں دلچسپی لیتے ہیں ہمارے مسائل حل کرتے ہیں ان میں راجہ نادر پرویز، لاہل کا صاحب احسن اقبال صاحب ہیں یہ پورا تعاون کرتے ہیں جب بھی کوئی کام لے کر چلے جائیں اور اسحاق ڈار صاحب ہیں بہت بہت شکریہ جناب۔ ( تالیف )

جناب اپسیکر: آپ نے لوکل ڈو میں مائل کاوضاحت سے ذکر کر دیا ہے میں صرف اختراعی زیدی کے بارے میں عرض کرنا چاہتا تھا وہ بھی میں میرے کلاس غیور ہے ہیں۔ پہلی جماعت سے دسویں تک ان کے والد اکبر علی شاہ وہاں داروغہ بازار ہوا کرتے تھے یہ لوگ انگریز کے زمانے سے وہاں ہیں اور یہ محمد اظہر کی بات کی عثمان روڈ پر ان کا ذاتی گھر ہے اس طرح خوب جو سرور ان کے دادا خوب جو عبد القیوم ہمارے استاد ہے ہیں یہ بھی بلوچستان کے لوگ ہیں۔ میں ایک نے جو وضاحت کی ہے اس کے متعلق یہ ہے کہ بلوچستان کے لوگوں کی خوش قسمتی ہو گی آج تک کسی نے توجہ نہیں دی ہے اور یہ ذاتی توجہ دے رہے ہیں۔

سردار غلام مصطفیٰ ترین: جناب پیشمن ڈگری کالج کے طلباء کے پینے کے پانی کا مسئلہ ہے۔

قاںدیلوان: سردار صاحب نے توجہ دلائی ہے ہم اس کو ترجیحی بنیاد پر حل کریں گے۔

جناب اپسیکر: اب سرکاری کارروائی برائے قانون سازی ہو گی۔

سرکاری کارروائی برائے قانون سازی

جناب اپسیکر: وزیر متعلقہ مسودہ قانون پیش کریں۔

بلوچستان چاول کی (کاشتکاری پر پابندی) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر پختالیں۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم) : میں بلوچستان چاول کی (کاشتکاری پر پابندی) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر پختالیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: مسودہ قانون ایوان میں پیش ہوا اور متعلقہ کمیٹی کے پرد کیا گیا اور مسودہ قانون پیش کریں  
بلوچستان زرعی آفات کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر چھیالیں

سردار عبدالرحمان کھیتران: میں بلوچستان زرعی آفات کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر چھیالیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: مسودہ قانون ایوان میں پیش ہوا اور متعلقہ کمیٹی کے پرد کیا گیا اور مسودہ قانون پیش کریں

سردار عبدالرحمان کھیتران: بلوچستان کو آپریشن بورڈز کی (منسوخی) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر سینتا لیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: مسودہ قانون ایوان میں پیش ہوا اور متعلقہ کمیٹی کے پرد کیا گیا اور مسودہ قانون پیش کریں

بلوچستان کائن کنڑول کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر ۲۸

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم) : بلوچستان کائن کنڑول کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر رازتا لیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: مسودہ قانون ایوان میں پیش ہوا اور متعلقہ کمیٹی کے پرد کیا گیا اور مسودہ قانون پیش کریں۔

مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر انچاس

سردار عبدالرحمان کھیتران: میں بلوچستان انجمن برائے امداد بآہی و امداد بآہی بیکوں کے قرضہ جات کی وصولی کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر انچاس ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

**جناب اپنیکر:** تمام مسودات ایوان میں پیش ہوئے اور متعلقہ اسٹینڈنگ کمیٹیوں کے پروردگار کے گئے۔

**جناب اپنیکر:** میر عبدالجبار خان۔

پیشتر اس کے میں اجلاس کو برخواست کروں میں کچھ عرض کرنا چاہوں گا کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی کا موجودہ اجلاس چار تبرا سے شروع ہوا تھا آج اختتام پذیر ہو رہا ہے رواں اجلاس کے دوران اسمبلی میں چونتیس مسودات قانون پیش کئے گئے جو متعلقہ مجلس قائدگر کے پروردگار کے چار قرارداد یہی منظور ہوئیں جبکہ چھیناؤے سوالات پوچھے گئے اسمبلی نے چار تبرا اور مورخہ آنند تبرا 1999ء کو اسمبلی اجلاس میں منظور شدہ تھاریک ایک دو اور تین نمائیں اس طرح تھاریک اختتاق بھی نمائیں میں مجھے خوشی ہے کہ مذکورہ کام کی انجام دہی کے دوران قائد ایوان حزب افتخار اور حزب اختلاف کے تمام اراکین کا تعادن حاصل رہا۔ تمام معزز اراکین نے نہایت صبر و تحمل سے ایک دوسرے کو نتا اور ثابت طرز عمل کا مظاہرہ کیا یہ سب با تین تاریخ میں نیک ٹھگوں اور جمہوریت کے لئے ثبت اقدام ہیں۔ اجلاس کے دوران معزز اراکین نے نہایت ہی فکر انگیز اور بصیرت افروز قادری کے ذریعے اجلاس کے دوران کارروائی کو اچاگر کر کے بلوچستان کا اور بلوچستان اسمبلی کا وقار بڑھایا۔ میں سب کا منظور ہوں اور میں اس کا رکرداری پر ان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں معزز اراکین اس اجلاس کے دوران پر لیں اور دیگر اداروں نے نہایت ذمہ داری سے اپنے فرائض بھائے اور حقیقت پسندادہ روپورنگ کر کے عوام تک پہچایا جس کے لئے میں ان کا منظور ہوں۔

میں اسمبلی سکریٹریت کے افران اور عمل کا بھی منظور ہوں کہ انہوں نے دن رات کام کیا اور اسمبلی کی کارروائی کو با مقصد کر دی بنا لیا۔ آخر میں میں سب کا ایک بار پھر منظور ہوں۔

**جناب اپنیکر:** سیکریٹری اسمبلی گورنر صاحب کا حکم پڑھ کر نائیں۔

**آخر خسین خاں (سیکریٹری اسمبلی):**

ORDER.

In exercise of the powers conferred on me by clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, I, Syed Muhammad Fazal Agha, Governor of Balochistan, hereby prorogue the Provincial Assembly of Balochistan on Wednesday the 15th September, 1999, after the session is over.

sd/-

(SYED MUHAMMAD FAZAL AGHA)

Governor Balochistan

جناب اپنے کردار میں مٹھ پر غیر معینہ دست کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ شکریہ  
(اسکی کارروائی بارہ بجرا ذمیں مٹھ پر غیر معینہ دست کے لئے ملتوی ہو گئی۔)